ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک ۲۲ ؍مارچ ۲۰۰۲ء — شمارہ ۱۲

۷ ؍محرم ۱۴۲۳ ہجری قمری ۔ ۲۲ ؍امان ۱۳۸۱ ہجری شمسی

بیماریوں سے پناہ مانگنا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اے اللہ! میں جنون سے اور جذام سے اور برص سے اور (ہر) بُری بیماری سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن نسائی کتاب الاستعاذہ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے

چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے

”اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مُطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اُس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اُس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اُکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر اُن کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا اُن کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روزانہ ذبح ہوتی ہیں پر اُن پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پُرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اُٹھا دو۔ کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۸)

خدا کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کو جنت میں چمکدار ستاروں کی طرح دکھائی دینے والے بالاخانے عطا کئے جائیں گے

دلوں کو باندھنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے

آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو

(آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور ان آیات کریمہ کے اہم مضامین کی ضروری تشریحات)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۸ ؍مارچ ۲۰۰۲ء)

(لندن ۸ ؍مارچ ۲۰۰۲ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آج بھی حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کے مختلف پہلوؤں کا ذکر فرمایا اور جن آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا ذکر ہے ان کے اہم مضامین کی ساتھ ساتھ ضروری تشریح بھی فرمائی۔

حضور انور نے آج سورۃ الانفال کی آیات ۱۰، ۱۱، ۵۰ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ عزیز و حکیم ہے اور اسی کی طرف سے مومنوں کی مدد ہوا کرتی ہے۔ احادیث کے حوالہ سے بتایا کہ منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان پھرتی ہے۔ کبھی ایک طرف جاتی ہے اور کبھی دوسری طرف اور کچھ پتہ نہیں چلتا کہ وہ کون سے ریوڑ سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور ریاء سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے۔ جو انسان داخل سلسلہ ہو کر پھر بھی دورنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلہ سے دُور رہتا ہے۔

سورۃ الانفال آیت ۶۴ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے درمیان باہمی محبت و الفت کو ایک نشان کے طور پر پیش فرمایا ہے اور اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا ذکر آیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ خدا

کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کو جنت میں چمکدار ستاروں کی طرح دکھائی دینے والے بالاخانے عطا کئے جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تالیف ایک اعجاز ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے صحابہ کے دلوں میں باہمی الفت اور وحدت کا ذکر فرمایا اور حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اس سلسلہ میں جو درد بھری نصائح فرمائی ہیں ان میں سے بعض پڑھ کر سنائیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دلوں کو باندھنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ زمین کے خزائن خرچ کر کے اُلفت پیدا نہیں کی جاسکتی بلکہ عزیز و حکیم خدا ہی مومنوں کے دلوں میں سچی الفت پیدا کرتا ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الانفال آیت ۶۸ اور سورۃ التوبہ آیت ۷۱ کا بھی ذکر کیا اور پھر احادیث نبویہ کے ذریعہ ان کی ضروری وضاحتیں بیان فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو۔ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے۔ اسی طرح آپ نے نصیحت فرمائی کہ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروّت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر ۲ کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ارشادات پیش فرمائے جن میں قرآن کریم کی اس خاص شان کا ذکر ہے کہ اس کے ذریعہ آنحضرت ﷺ لوگوں کو ہر قسم کی تاریکی سے نکال کر نور میں داخل کرتے ہیں۔

ماریشس میں ہولناک طوفان کے بعد جماعت احمدیہ کا مثالی وقار عمل

(رپورٹ :محمد اقبال باجوہ مبلغ سلسلہ)

۲۱ر جنوری ۲۰۰۲ء کو ماریشس جزیرہ میں جو طوفان آیا یہ ۱۹۷۵ء کے بعد سب سے بڑا طوفان شمار کیا جاتا ہے۔ اس سے قریباً ۵۰۰ گھروں کو شدید نقصان پہنچا۔ یہاں تک کہ بعض گھروں کو اس نے بنیادوں سے اُکھیڑ دیا اور فصلوں اور درختوں کا بے حد نقصان ہوا۔ پھر راستے جو پہلے ہی بہت دشوار گزار ہیں اس طوفان کے بعد نقل و حمل کرنے والوں کے لئے اور بھی دشوار گذار ہو گئے۔

ان مشکل حالات میں جماعت احمدیہ کے امیر صاحب نے گورنمنٹ آف ماریشس کے عہدیدار، جناب میئر صاحب آف کتبورن (Quatre-Bornes) ایریا کو جماعت کی طرف سے اس موقعہ پر خدمت کی پیش کش کی اور یقین دلایا کہ اس مشکل گھڑی میں جماعت آپ کا ساتھ دینے کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ اس پر جناب میئر صاحب بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے امیر صاحب اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور علاوہ ازیں کارپوریشن نے مورخہ ۲۷ر جنوری بروز اتوار کا دن جماعت سے خدمت لینے کے لئے مقرر کیا۔

چنانچہ محترم امیر صاحب نے ۲۶ر جنوری کو رات کے وقت اس سلسلہ میں کتبورن (Quatre-Bornes)، تغیف (Trefies)، سٹینلے (Stainley) اور روز ہل (Rose-Hil) کے احباب کو دارالسلام بلا کر کام کی نوعیت سے آگاہ کیا اور گروپس بنائے نیز اگلے روز صبح ۷:۳۰ بجے اپنے اپنے علاقوں میں مقررہ مقامات پر پہنچنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ۲۷ر جنوری کو تینوں مقامات روز ہل، تغیف اور کتبورن پر احباب نے صبح ۸:۰۰ بجے وقار عمل کا آغاز کردیا۔ چنانچہ سڑکوں، گلیوں اور راستوں کی بھرپور صفائی کی گئی۔ تینوں مقامات پر ۸۰ سے زائد افراد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ کارپوریشن کی طرف سے اس کام میں مدد کے لئے ۸ گاڑیاں مہیا کی گئیں تھیں۔ اس روز قریباً ۱۰ سڑکوں کی صفائی کا کام مکمل ہو سکا۔ اور باقی کام کے لئے محترم امیر صاحب نے صرف ۱۵ افراد کو ۳ فروری بروز اتوار دوبارہ وقار عمل کے لئے بلایا۔ اس دفعہ کام چونکہ زیادہ نہیں تھا اس لئے کارپوریشن نے ۳ گاڑیاں مہیا کی تھیں۔

وقار عمل کے ان دونوں پروگراموں میں احباب نے بھرپور لگن اور محنت سے خدمت انجام دی۔ چنانچہ میئر صاحب کتبوران اور میئر صاحب روز ہل نے احباب کی اس خدمت کو بہت سراہا۔ اور اس پر امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ایم ٹی اے کے لئے انٹرویوز بھی دئے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

اُس دیپ سے لاکھوں دیپ جلے

اک دیپ جلا اندھیاروں سے
ظلمت کے بپھرے سینوں سے،
اِک چیخ اٹھی،
اِک شور مچا،
یہ روپ سروپ اندھیاروں کا،
برسوں سے قائم دائم ہے،
یہ کس کی جرأت؟
کس کا دم؟
یہ کون ہماری نگری میں،
ظلمات کا دم یوں نوچتا ہے؟
صدیوں کی سوئی دھرتی پر،
یہ کون اجالے پھینکتا ہے؟
بے خوف و خطر
چپکے چپکے
وہ دیپ مگر جلتا ہی رہا
یہ دیکھ کے ظلمت گاہوں سے،
کچھ زہر بھرے اژدر نکلے،
کچھ سانپ سنپولے در آئے،
کچھ تند ہوائیں چیخ اٹھیں،
کچھ تیز بگولے لہرائے،
ظلمات کی ساری سینائیں،
اِک تنہا دیپ پہ ٹوٹ پڑیں!
اتنے میں کچھ پروانوں نے
اس دیپ پہ گھیرا ڈال لیا،
یہ پروانے لاچار بھی تھے،
کمزور نحیف و نزار بھی تھے،
پر دیپ کی رکھشا کی خاطر،
وہ جان ہتھیلی پر رکھ کر،
طوفان کے منہ میں کود پڑے،
کچھ پار لگے،
کچھ ڈوب گئے،
یلغار سے پروانوں کی مگر،
طوفاں کے چھکے چھوٹ گئے،
اتنے میں کچھ بیراگی بھی،
قندیل جلانے آپہنچے،
اُس دیپ سے لاکھوں دیپ جلے،
طوفان کا سینہ چاک ہوا
دم ٹوٹ گیا اندھیاروں کا !

(رشید قیصرانی)

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے ☆ جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

عالمگیر شہزادۂ امن

(تحریر فرمودہ: حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(دوسری اور آخری قسط)

اب میں ذکر حبیب کے سلسلہ میں اپنے بھائیوں اور برادران وطن کو کچھ اور باتیں سنا کر اس لذیذ اور ایمان افزا ذکر کو ختم کر دوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور زندگی بخشی تو پھر دوسرے موقعہ پر اس روح پرور ذکر سے بہرہ اندوز ہوں گا۔

کلمات طیبات

ایک مرتبہ ایک شخص نے پوچھا کہ حکام اور برادری کے ساتھ کیسا سلوک کریں۔ فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ نیک سلوک کرو، حکام کی اطاعت اور وفاداری ہر مسلمان کا فرض ہے وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں اور ہر قسم کی مذہبی آزادی ہمیں دے رکھی ہے۔ مَیں اس کو بڑی بے ایمانی سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری سچے دل سے نہ کی جائے۔

برادری کے حقوق ہیں ان سے بھی نیک سلوک کرنا چاہئے البتہ ان باتوں میں جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف ہیں ان سے الگ رہنا چاہئے۔ ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو اور خدا تعالیٰ کی کل مخلوق سے احسان کرو۔

دوسروں سے ہمدردی کا جوش

ایک موقعہ پر فرمایا: میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور مَیں نماز میں ہوں اور میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو مَیں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار مَیں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

پاک تبدیلی کر کے نمونہ بنو

جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آ جاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ۔ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔ ہم تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزاروں دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں اور یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا تو وہ بخیل ہے۔ اگر مَیں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ مَیں پکار پکار کر لوگوں کو بتاؤں.........

نمایاں تبدیلی کرو

اسی سلسلہ میں فرمایا:

"مَیں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں کہ میرے مناسب حال یہ بات نہیں ہے کہ جو کچھ مَیں آپ لوگوں کو کہتا ہوں ثواب کی نیت سے کہتا ہوں۔ نہیں، میں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں گو وہ وجوہ نامعلوم ہیں کہ کیوں یہ جوش ہے مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے کہ مَیں رک نہیں سکتا۔ اس لئے آپ لوگ ان باتوں کو ایسے آدمی کی وصایا سمجھ کر کہ پھر شاید ملنا نصیب نہ ہو ان پر ایسے کاربند ہوں کہ ایک نمونہ ہو۔ اور ان آدمیوں کو جو ہم سے دُور ہیں اپنے قول اور فعل سے سمجھاؤ۔ اگر یہ بات نہیں ہے اور عمل کی ضرورت نہیں تو پھر مجھے بتلاؤ کہ یہاں آنے سے کیا مطلب ہے۔ مَیں مخفی تبدیلی نہیں چاہتا، نمایاں تبدیلی مطلوب ہے"۔

مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ آپ کو پہنچائے ہیں اور مَیں بھی نہیں جانتا کہ پھر ملاقات کا موقع ہو یا نہ ہو۔ پس تم اپنے نفس کا محاسبہ کرو اور دیکھو کہ تم میں یہ حقیقت کس حد تک پیدا ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اس مقصد کے لئے اس قدر جوش تھا کہ مختلف رنگوں میں اس کا ظہور ہم دیکھتے ہیں اور آپ کے کلام میں تو اس درد و کرب کا اظہار عجیب و غریب پیرایوں میں کیا ہے۔ فرمایا ۔

بدل دردے کہ دارم از برائے طالبان حق
نمی گردد آں بیان درد از تقریر کوتاہم

اور فرمایا ۔

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

آپ کی ساری زندگی عملی رنگ میں اسی محور پر گردش کرتی رہی کہ دنیا میں امن اور صلاحیت کا دَور دَورہ ہو اور ہر قسم کے نفاق اور اتلافِ حقوق کے جابرانہ افعال دُور ہو جائیں اور اخوت اور مساوات انسانی کا پُرامن راج ہو۔ آپ ہمیشہ اس امر کی تاکید کرتے کہ اپنے اخلاق میں تبدیلی کرو۔ بلکہ آپ نے فرمایا: آں را بشر بدانم کز ہر شرے رہیدہ۔ (یعنی میں تو اس شخص کو بشر سمجھتا ہوں جو ہر شر سے پاک ہو۔ ترجمہ از ناقل) سب سے بڑی قوت اور شہزوری آپ نے اسی کو قرار دیا۔ ایک جلسہ سالانہ پر دوران تقریر میں فرمایا:

"ہماری جماعت میں شہزور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقتور نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں۔ اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر قدرت پاوے۔

پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے"۔

تبدیل اخلاق سے کیا مراد ہے؟ یہ کہ انسان اخلاق فاضلہ کو عملاً پیدا کرے اور رذائل کو ترک کر دے اور اسے اپنے جذبات پر ایک خاص حکومت اور ضبط حاصل ہو جاوے۔ اس طرح پر انسان حقیقی قوت کو محفوظ کر لیتا ہے اور بے جا جوش اور غیظ و غضب سے اپنی اصلی قوت کو ضائع کر لیتا ہے۔

قادیان آمد و رفت

آپ اس امر کی ہمیشہ تاکید کرتے کہ وہ بار بار قادیان آئیں۔ بعض اوقات بعض احباب کو یہ خیال آتا کہ ہم یہاں رہ کر آپ پر بار ہیں اور بیکار کیا کرتے ہیں۔ اس پر فرمایا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خود اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔

اسی سلسلہ میں فرمایا تھا:

"یہ ایام پھر نہ ملیں گے اور یہ کہانیاں رہ جائیں گی"۔

آہ! صد آہ! کہ مَیں ان ایام رفتہ کی یاد کو ایک قلبی چسک کے ساتھ بیان کر رہا ہوں اور بدموج جاریہ بعض ان کو سنا رہا ہوں جنہوں نے اس دلنواز آقا اور محسن کے ان سعادت بخش ایام اور اس کی ایمان افزا اور اطمینان زا مجالس عرفان کو نہیں پایا۔ ان دنوں کی یاد ہر اس دل کو تڑپاتی اور بے قرار کرتی ہے جس نے اس ساقی کے ہاتھ سے جام محبت نوش کیا ہے اور مَیں بھی اسی کے ذُلّہ رباؤں میں سے ایک ہوں اور اس کی یاد میں رونے اور رلانے کو باقی رہ گیا۔ مَیں نے ساقی کا لفظ ادبی نقطۂ خیال سے استعمال نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساقی کہا اور فرمایا: "ساقیا آمدن عید مبارک بادت"۔ اس ساقی کے مقام اور مرتبہ پر غور کرو جس کو اس کا مولیٰ کریم عید کی مبارک باد دیتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

آج وہ ہم میں نہیں لیکن ہم اس کے تخت گاہ میں موجود ہیں اور اس کا مزار مبارک ہمیں سبق دیتا ہے کہ عزیزو! ایک موت قبول کرو تا کہ تم کو ابدی حیات ملے۔ مجھ سے ملنے کے لئے میری اتباع کرو۔ جو ہمدردی اور غمخواری میں اپنے نفس میں اللہ کی مخلوق کے لئے رکھتا تھا وہی پیدا کرو۔ اور دوسروں کے ساتھ ایسے اخلاق سے پیش آؤ کہ وہ تمہارے آئینہ میں اپنی غلطیوں کی اصلاح کر لیں۔

قادیان کے متعلق ہمارے جذبات

قادیان کے متعلق ہمارے جذبات اور احساسات ایک خاص رنگ رکھتے ہیں۔ مَیں صرف ایک بات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس مقام کو کسی مامور کے مبعوث کرنے کے لئے منتخب فرماتا ہے اس کی ایک خاص حیثیت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی شناخت و معرفت کے سامان وہاں ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اس مقام سے ایک خاص تعلق ہوتا ہے اس لئے کہ وہ اس کی تجلی گاہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں صفا و مروہ کو جو معمولی پہاڑیاں ہیں شعائر اللہ فرمایا ہے۔ کیا اس حیثیت سے کہ وہ پہاڑیاں ہیں؟ نہیں، بلکہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کے علم کے نتائج وابستہ ہیں۔ اسی طرح قادیان شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تجلیات کے بہت سے مظاہر اور آثار وابستہ ہیں مثلاً قادیان کی وسعت کی خبر اللہ تعالیٰ نے اس وقت دی جبکہ اسے دنیا میں کوئی جانتا نہ تھا۔ آج دنیا کے کسی حصہ میں صرف قادیان (ہند) کا نام لکھ کر خط ڈال دو وہ یہاں آ جائے گا۔

اور یہ جو آپ کے بعض کشوف میں آیا ہے کہ قادیان کا نام قرآن کریم میں آیا ہے۔ بظاہر تو نہیں۔ مَیں ان تصریحات کو جو مختلف اوقات میں ان کی کی گئی ہیں تسلیم کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ قرآن کریم کی عظمت و اہمیت کا اظہار قادیان سے ہی ہو گا۔ اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ قرآن کریم اور حضرت نبی کریم ﷺ کے جلال و جمال کے اظہار و اشاعت کا چشمہ قادیان ہی سے جاری ہوا۔ اور آج دنیا کے بیشتر ممالک میں قادیان کی چھاتیوں سے علم و معرفت کا دودھ پینے والے اس سے دنیا کو سیراب کر رہے ہیں اور یہ سلسلہ دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے اور بڑھتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کی پوری تجلی نمایاں ہو جائے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں اور جو جماعت احمدیہ کے مستقبل اور عروج کے متعلق ہیں۔

مَیں اس موقعہ پر اپنے دل میں اس امر کے اظہار کا بھی جوش پاتا ہوں کہ گزشتہ انقلاب کے بعد جن سعادتمند روحوں کو اپنے جذبات کو قربان کر کے شعائر اللہ کی خدمت کی سعادت کا موقع ملا ہے وہ آنے والی قادیان کے قصر انسانیت کی بنیادی اینٹیں

ہیں۔ مَیں ایک بصیرت سے یقین کرتا ہوں کہ خیر وسعادت کا وہ چشمہ جو یہاں سے جاری ہوا وہ تمام دنیا کو سیراب کرے گا۔ اور حق و صداقت کی پیاسی قوموں کی یہاں ہی پیاس بجھے گی اور وہ آنے والے ان روحوں پر سلام اور درود پڑھیں گے جنہوں نے اس عہد جدید کو پایا اور اس کے لئے بڑی قربانی کی۔

حضرت حامد رضی اللہ عنہ نے آج سے پچاس سال پیشتر قادیان کے باسیوں کے متعلق جو کہا تھا مَیں اسے آج کے درویشوں کے لئے دوہراتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں۔ حضرت میر حامد شاہ رضی اللہ عنہ نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا تھا۔

مبارک وہ جنہوں نے قادیاں میں گھر بسایا ہے
جوارِ مہدئ مسعود میں ڈیرا جمایا ہے

ہم میں سے ہر ایک کے دل میں یہی جذبہ اور حقیقت متحرک رہنی چاہئے تاکہ ہم ان برکات کے وارث ہو سکیں جو اس عہد جدید کی قربانیوں سے ملنے والے ہیں۔

بات کسی قدر لمبی ہو گئی۔ مَیں کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی مقام کو اپنے مامور کی بعثت کے لئے چن لیتا ہے تو اس کے ساتھ اس کا تعلق دائمی رہتا ہے لیکن اس کے لئے اس مقام سے فیض پانے والوں کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں وہ اپنے نیک کردار اور اعمال صالحہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے جاذب بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اس مقام کو ایک خاص شرف حاصل ہے اسی لئے فرمایا ہے کہ اس مقام کا اکرام پیش نظر ہے۔ پس ضرورت ہے کہ اس اکرام کا ہم عملاً احترام کریں اور ہندوستان میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتیں ہر مقام پر اپنے اعمال وکردار کا محاسبہ کرتی رہیں کہ ان سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو اس مقام کے احترام کے خلاف ہو۔

قادیان کی عظمت اور اہمیت کے متعلق بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ جس حد تک قادیان نے اب تک ترقی کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نشانات میں سے ہے۔ اور اس انقلابی دور میں جو کچھ پیش آیا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ہے۔ مومن عبوری دور پر نظر نہیں کرتا۔ وہ حکومتوں اور سلطنتوں کے انقلابات کو اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے سمجھتا ہے اور اپنے ایمان میں ایک مسرت افزا ترقی کو محسوس کرتا ہے۔ قادیان کے مستقبل پر بھی ہمارا ایمان ہے۔ اور جس دنیا نے دیکھا کہ یہ گمنام بستی اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور بشارتوں کے موافق جو ایک زمانہ دراز پہلے دی گئی تھیں یہ ترقی دی اسی عالم الغیب خدا نے اس کے مستقبل کی عظمت اور شان کی بشارتیں بھی دی ہیں، اور یہ یقیناً پوری ہو نگی۔ میں انہیں اس شان کے ساتھ اپنی عمر کے لحاظ سے توقع نہیں کرتا کہ دیکھوں مگر میری بصیرت اور یقین کی آنکھ وہ سب کچھ دیکھتی ہے جس کے متعلق کسی شاعر نے کہا کہ۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

عزیزو! یاد رکھو وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں جب اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سلاطین کو داخل کرے گا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے زندے تو آئیں گے، قادیان سے باہر مرنے والی سعید روحیں بھی ابدی آرام کے لئے بہشتی مقبرہ میں چلی آئیں گی۔

☆......☆......☆......☆

مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اس نقطۂ خیال سے پیش کر رہا ہوں کہ آپ دنیا میں شہزادۂ امن کی صورت میں آئے ہیں اور آپ کی آمد اقوام کے اس موعود کے رنگ میں ہوئی جس کی ہر قوم اس وقت منتظر ہے۔ پس اتحاد بین الاقوام اسی وجود کے ساتھ وابستہ ہے۔ ٹھنڈے دل سے غور کرو اور اس کے کام پر نظر کرو۔ اور سلسلہ کی تاریخ پر ایک نظر ڈالو کہ اس کی کس قدر مخالفت کی گئی۔ ہر قوم اور ہر مکتب خیال کے عمائد نے منفرداً و متفقاً مخالفت کی لیکن ان کی کوششیں اس کی راہ میں روک نہ ہو سکیں۔ جب مخالفت کا طوفان اٹھ رہا تھا آپ نے اس موقع پر مخالفین کو چیلنج دیا کہ:

"مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کرتے ہیں۔ میں وہ پودہ نہیں ہوں جو ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندہ اور ان کے مردہ تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا (اب تو لاکھوں۔ عرفانی) دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں آتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے لوگوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکرو فریب جو نبیوں کی مخالف کرتے آئے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو"؟

جب حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف رضی اللہ عنہ کو افغانستان میں شہید کر دیا گیا تو آپ نے اس شہادت کے متعلق ایک کتاب شائع کی اور لکھا کہ:

"اے تمام لوگو! دیکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا ہے کہ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی مذہب ہو گا جو عزت سے یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"۔

یہ پیشگوئی آپ نے ۱۹۰۳ء میں شائع کی تھی اور ۱۹۱۲ء تک کوئی بیرونی مشن تبلیغ کے سلسلہ میں قائم نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن آج دنیا کے ہر حصہ میں سلسلہ کے مراکز تبلیغ قائم ہیں اور ہر ملک کے سلیم الفطرت لوگ لوائے احمدیت کو بلند کئے ہوئے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

آج دنیا کی جو بھی حالت ہے اور ہر قسم کی معاشی اور سیاسی مشکلات میں سے وہ گزر رہی ہے۔ ان تمام امور کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو سالہاسال پیشتر خبر دی تھی اور آپ نے ان کو شائع کر دیا۔ اس لئے آج ہر اس شخص کو جو عقل و فہم رکھتا ہے اور کسی قسم کے تعصب اور عداوت نے اس کے نور فکر کو چھین نہیں لیا، اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ یہ انسانی کلام نہیں۔ کسی سیاسی فکر یا حالات حاضرہ پر غور کر کے پیش قیاسی نہیں ہو سکتی۔

مثلاً آپ نے شائع کیا کہ "کوریا کی نازک حالت اور ایک مشرقی طاقت"۔ اس وقت کوئی ایسے حالات نہ تھے اور اس پر نصف صدی کے قریب زمانہ گزر گیا۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے کوریا کی نازک حالت اور مشرقی طاقت چین کا نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ کیا یہ ممکن تھا کہ اس قدر عرصہ دراز پہلے یہ پیش قیاسی ہو سکتی؟ ہرگز نہیں۔

دنیا پر جو مالی بحران نازل ہے اس کے متعلق بھی ایک زمانہ دراز پیشتر آپ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر اعلان کیا، بَلِیَّۃُ المَالِیَہ، ایک مالی بلا۔ اگر وقت اجازت دیتا اور میرا موضوع کلام یہی ہوتا تو مَیں دکھاتا کہ جو آج اور آپ کے بعد واقع ہو رہا ہے اس کی پیشگوئی آپؑ نے فرمائی ہے۔ آپؑ نے ۱۹۰۵ء میں اَلْوَصِیَّۃ شائع فرمائی ہے اور اس میں لکھا کہ:

"حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلا دے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کریں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا......

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ مَیں نے تجھے بھیجا ہے تاکہ مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا:

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

غرض آپ کا وجود خدا نما وجود تھا۔ آپ کی مجلس خدا نما مجلس تھی۔ اور آج بھی جو شخص خالی الذہن ہو کر آپ کے حالات اور واقعات اور آپ کی تعلیمات پر غور کرتا ہے اسے محسوس ہو گا کہ یہ معمولی انسان نہ تھا۔ اگرچہ کہ معمولی انسانوں کی طرح آیا اور اسی زمین پر وہ چلتا پھرتا تھا۔ بایں وہ زمینی نہیں، آسمانی تھا۔ چنانچہ آپ نے اس حقیقت کو اپنے ایک شعر میں بیان فرمایا۔

بر کسے چوں مہربانی مے کنی
از زمینی آسمانی مے کنی

☆......☆......☆......☆

دنیا آج امن کے لئے بے قرار ہے وہ ہر قسم کی مشکلات میں مبتلا ہے۔

میرے عزیزو! ان تفکرات سے نجات اور اس بدامنی کو امن سے تبدیل کرنے کی ایک ہی صورت ہے۔ دنیوی تدبیریں جو امن کے لئے کی جائیں وہ اپنی جگہ قابل قدر ہیں مگر مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ عالم الغیب خدا نے اپنے برگزیدہ سے جس کی بستی میں آج ہم جمع ہیں ایک عرصہ دراز سے یہ اعلان کر دیا "امن است در مکان محبت سرائے ما"۔ امن کا آفتاب اسی کے دامن میں سے طلوع ہونا مقدر ہے۔ اس لئے کہ امن موقوف ہے دنیا کی اخلاقی حالت کی اصلاح پر۔ جب تک انسان درندگی کے جذبات کا غلام ہے امن کس طرح پر ہو۔ اور یہ درندگی اور نفرت اسی طریق سے دور ہو گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے۔ اس لئے کہ آپؑ رحمۃ للعالمینؐ کے غلام تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا "یااحمد فاضت الرحمۃ علی شفتیك"۔ اے احمد تیرے لبوں سے رحمت کے چشمے بہ رہے ہیں۔ اس کی تعلیم، اس کا عمل اور اسوہ ایک قلب ماہیت کرتا ہے۔ وہ ایک وحشی کو انسان پھر بااخلاق اور باخدا انسان بنا دیتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

آخر میں مَیں برادران ملت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ کے اس پہلو کی روشنی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ایک یہ بھی وحی ہے جو تم سے تعلق رکھتی ہے۔ "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ"۔ تم بہترین امت ہو اور تمہارے معبوث ہونے کی علت غائی یہ ہے کہ تمہاری عملی زندگی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی نفع رسانی کے لئے وقف ہو۔ اگر تم چاہتے ہو اور ضرور چاہتے ہو کہ بہترین امت کے مصداق بنو تو تم اپنی زندگیوں میں وہ عملی انقلاب پیدا کرو جس کا ردّ عمل انسانیت کی عملی زندگی میں انقلاب پیدا کر دے۔

مَیں نے ہمیشہ یہ بات کہی ہے کہ دنیا میں اس پاکیزہ انقلاب کے لئے پہلے اپنے اندر انقلاب پیدا کرنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خواہ مسیح موعود کے نام سے دجال کو ہلاک کرنے کے لئے آئے ہوں، خواہ کرشن کے نام سے آکر رودر کی حیثیت سے آکر پاپ کا نشٹ کروانے کو اور گوپال کی شان سے غریبوں کی دلجوئی کرنے کے لئے اوتار لیا ہو۔ آپ کو اسی کام کو سرانجام دینا ہے۔ دنیا سے دکھ اور پاپ کو دُور کرنا اور غریبوں اور کمزوروں کی بھلائی کے لئے قربانیاں کرنا ہے۔ کچھ شک نہیں یہ راہ بڑی کٹھن ہے لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ دنیا میں قیام امن کے لئے اسی راہ پر چلنا ہو گا۔

آج دنیا کی اقوام کا نصب العین صرف دنیا ہے جس کو وہ اقتصادی، معاشی، سیاسی ترقیات کے ناموں سے نامزد کرتی ہے مگر میرے پیارو! یاد رکھو ان پہلوؤں سے دنیا جس قدر ترقی کرے گی اسی قدر وہ امن سے دور ہوتی جاوے گی۔ میرا مقصد ہرگز یہ

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی مومن نے کسی امان طلب کرنے والے کو امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو مَیں ایسے شخص سے بیزار ہوں

دنیا بھر میں کثرت سے جو لوگ احمدی مسلمان ہو رہے ہیں وہ محض کتابیں پڑھنے کی وجہ سے نہیں بلکہ الٰہی خوشخبریوں کی وجہ سے اور جماعت کی تائید میں خدا تعالیٰ کے تازہ نشانوں کو دیکھنے کی وجہ سے متأثر ہوتے ہیں

صفت المومن کے تعلق میں آیات قرآنی ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵؍ فروری ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۵؍ تبلیغ ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

جیسا کہ مَیں نے ابھی اعلان کیا تھا مجھے کئی دفعہ پہلے بھی ایسا ہو چکا ہے۔ ایک دفعہ اسکواش کھیلتے ہوئے بہت سخت چوٹ لگی تھی۔ مگر مَیں کوشش یہی کرتا ہوں کہ نماز miss نہ ہو اور جمعہ کا حرج نہ ہو کیونکہ اس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور ان کی تکلیف سے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے بالکل عیادت نہ کریں۔ دعا کریں، بس۔ اور جو لوگ باہر خطبہ دیکھ رہے ہیں وہ بھی کسی قسم کی عیادت کا خط نہ لکھیں۔ یہ چوٹ جو ہے ٹھیک ہو جائے گی انشاء اللہ۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا. اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِى النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِىْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ. اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ (حم السجدة: ۴۱)

یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیات کے بارہ میں کج روی سے کام لیتے ہیں ہم پر مخفی نہیں رہتے۔ پس کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن کی حالت میں آئے گا؟ تم جو چاہو کرتے پھرو، یقیناً جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ اُس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لمبی حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آتا ہے: "......... قیامت کے دن ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ہر امّت اُس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اس پر غیر اللہ یعنی بتوں وغیرہ کی عبادت کرنے والے سب کے سب آگ میں اوپر تلے گرنے لگیں گے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں گے جن میں نیک اور بد بھی شامل ہوں گے۔ اہل کتاب میں سے جو باقی بچے ہوں گے اُن میں سے (پہلے) یہود کو بلایا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم عُزیر کی عبادت کرتے تھے جو اللہ کا بیٹا ہے۔ اس پر اُن سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو نہ کوئی بیوی بنائی نہ بیٹا۔ سو تم کیا چاہتے ہو؟۔ وہ جواب دیں گے: اے ہمارے ربّ! ہمیں بہت پیاس لگی ہے، پس ہمیں پانی پلا دے۔ اس پر اُن کو اشارے سے کہا جائے گا کہ تم فلاں گھاٹ پر کیوں نہیں چلے جاتے۔ اس پر انہیں آگ میں اکٹھا کیا جائے گا جو سراب کی طرح نظر آئے گی اور اس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو توڑ رہے ہوں گے۔ پھر وہ اس میں اوپر تلے گریں گے۔

پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ کہیں گے: ہم مسیح کی عبادت کرتے تھے جو اللہ کا بیٹا ہے۔ اس پر اُن سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو نہ کوئی بیوی بنائی نہ بیٹا۔ اس پر اُن سے کہا جائے گا کہ تم کیا چاہتے ہو؟۔ اس پر اُن سے بھی وہی سلوک ہو گا جو پہلے گروہ سے ہوا۔

پھر جب صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے اور جن میں نیک و بد سبھی شامل ہوں گے تو اُن کے پاس ربّ العالمین اس شکل کے قریب قریب شکل میں آئے گا جس شکل میں انہوں نے اُسے پہلے دیکھا ہو گا"۔

اللہ کی رؤیت جو ہے وہ ظاہری اور حقیقی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ مگر مختلف لوگوں کو اللہ کسی نہ کسی شکل میں ضرور دکھائی دیتا ہے۔ کبھی وہ ایک عالیشان ذات کی شکل میں نظر آتا ہے اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ افق تا افق پھیلے ہوئے ایک نور کی طرح نظر آتا ہے۔ تو اس لئے ان احادیث کو ظاہری معنوں میں نہ لینا چاہئے۔ یہ مراد ہے کہ ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق اپنے اللہ کو دیکھتا ہے یعنی نیک لوگ اپنے اللہ کو دیکھتے ہیں اور جب اللہ ان کو نظر آئے تو یہ ان کے ساتھ خاص اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سلوک ہوتا ہے۔

پھر اُن سے کہا جائے گا: تم کس کی انتظار میں ہو۔ ہر امّت اُس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ اس پر وہ عرض کریں گے: ہم نے دنیا میں لوگوں کو اس حال میں بھی ترک کر دیا جبکہ ہم اُن کے سخت محتاج تھے اور ہم اُن کے ساتھ نہ ہوئے۔ اور اب ہم اپنے اس ربّ کا انتظار کر رہے ہیں جس کی ہم عبادت کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ مَیں ہی تمہارا ربّ ہوں۔ اس پر وہ کہیں گے: ہم اپنے ربّ کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ایسا وہ دو یا تین بار کہیں گے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر)

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَقِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَمَنَ مُؤْمِنًا عَلٰى دَمِهٖ فَقَتَلَهٗ فَاَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرِئٌ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ بیروت)

عمرو بن حق سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی مومن نے امان طلب کرنے والے کو امان دی مگر پھر اُس نے اُسے قتل کر دیا تو مَیں ایسے قاتل سے بیزار ہوں۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیرؓ اور مقدادؓ بن الأسود کو بھیجا اور فرمایا کہ تم روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ روضۂ خاخ نامی جگہ تک پہنچو تو وہاں پر ھودج میں سوار ایک عورت ہو گی جس کے پاس ایک خط ہے۔ وہ خط اُس سے لے لو۔ پس ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل پڑے یہاں تک کہ ہم اس جگہ پہنچ گئے۔ وہاں ہم نے اس عورت کو پایا اور اس کو کہا کہ خط نکالو۔ اُس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہارے کپڑوں کی تلاشی لیں گے۔ تب اُس نے سر کی مینڈھیوں سے وہ خط نکالا۔ ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ یہ خط حاطب بن ابی بَلْتَعَہ کی طرف سے بعض مشرکین مکہ کو لکھا گیا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض رازوں سے اُن کو مطلع کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بارہ میں جلدی نہ کریں۔ (بات یہ ہے کہ) میرے قریش کے ساتھ تعلقات ہیں، گو مَیں خود اُن میں سے نہیں ہوں۔ جبکہ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں اُن کی مکہ میں قرابت داریاں ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے اہل و عیال اور اموال کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ گو کہ نسب

کے لحاظ سے میرا قریش کے ساتھ تعلق نہیں مگر اُن پر یہ احسان کرتا ہوں تاکہ اس کا پاس کرتے ہوئے وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں۔ تاہم میں نے ایسا کفر یا ارتداد یا اسلام لانے کے بعد کفر کو پسند کرنے کی وجہ سے نہیں کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اس منافق کی گردن ماردوں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی۔ تمہیں کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں (کی قربانیوں) پر نظر کرتے ہوئے ہی فرمایا ہو کہ: تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ (بخاری. کتاب الجہاد والسیر)

اب یہ "جو چاہو عمل کرو" کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سید عبدالقادر جیلانی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ "جب یہ موت انسان پر وارد ہو جاتی ہے تو سب عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں اور پھر خود ہی سوال کرتے ہیں کہ کیا انسان اباحتی ہو جاتا ہے اور سب کچھ اس کے لئے جائز ہو جاتا ہے۔ پھر آپ ہی جواب دیا ہے کہ یہ بات نہیں کہ اباحتی ہو جاتا ہے بلکہ بات اصل یہ ہے کہ عبادت کے اثقال اس سے دُور ہو جاتے ہیں اور پھر تکلّف اور تصنع سے کوئی عبادت وہ نہیں کرتا بلکہ عبادت ایک شیریں اور لذیذ غذا کی طرح ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت اس سے ہو سکتی ہی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا ذکر اس کے لئے لذت بخش اور آرام دہ ہوتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں کہا جاتا ہے ﴿اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ﴾ اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ نواہی کی اجازت ہو جاتی ہے بلکہ وہ خود ہی نہیں کر سکتا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ کوئی خصّی ہو اور اس کو کہا جاوے کہ تو جو مرضی ہے کر تو وہ کیا کر سکتا ہے۔ اس سے فسق و فجور مراد لینا کمال درجہ کی بے حیائی اور حماقت ہے۔ یہ تو اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جہاں کشف حقائق ہوتا ہے۔ صوفی کہتے ہیں اسی کے کمال پر الہام ہوتا ہے۔ اس کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا ہو جاتی ہے۔ اس وقت اسے یہ حکم ملتا ہے۔ پس اثقالِ عبادت اس سے دُور ہو کر عبادت اس کے لئے غذا شیریں کا کام دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ﴿هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ﴾ (البقرة:۲۶) فرمایا گیا ہے"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴/اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

یعنی ان کو دنیا کے بعد جو رزق ملے گا وہ اسی دنیا کی عبادت میں جو لذت پاتے ہیں وہی متمثل ہو کر قیامت کے دن ان کے سامنے آئے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ۲۸/اپریل ۱۹۰۴ء۔ "اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنِّيْ غَفَرْتُ لَكُمْ ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۔ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۔ اِنِّيْ اَمَرْتُ لَكُمْ ۔ (اَيْ اَمَرْتُ الْمَلٰٓئِكَةَ) زَادَ اللّٰهُ عُمْرَكَ ۔ اُذْكُرْ نِعْمَتِيْ ۔ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِيْ رَحْمَتِيْ وَ قُدْرَتِيْ"

(البدر. جلد ۳. نمبر ۱۶ و ۱۷. بتاریخ ۲۴ اپریل اور یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸.
نیز غیرمعمولی پرچہ الحکم جلد ۸. بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۰۴ء)

ترجمہ اس کا یہ ہے:- کرو جو چاہو۔ میں نے تمہیں گناہوں سے محفوظ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ تم محفوظ ہو۔ کرو جو تم چاہتے ہو۔ میں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تیری عمر بڑھادی۔ میری نعمت کو یاد کر۔ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگادیا ہے۔

اب قرآن کریم کی ایک سورۃ جو اکثر نمازوں میں تلاوت ہوتی ہے: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ. وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾ (سورة التين: ۲تا۴)۔ قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی۔

علامہ ابو عبداللہ قرطبی لکھتے ہیں کہ: "بعض کے نزدیک ﴿التِّيْنِ﴾ سے مراد دمشق ہے اور ﴿الزَّيْتُوْنِ﴾ سے مراد بیت المقدس ہے۔ پس اللہ نے دمشق کے پہاڑ کی قسم کھائی کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ کی پناہ گاہ تھی اور بیت المقدس کی قسم کھائی کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے نزول کی جگہ ہے اور مکہ کی قسم کھائی کیونکہ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم پڑے اور وہ حضرت محمد ﷺ کا گھر ہے۔

(تفسیر القرطبی)

علامہ محمود بن عمر الزمخشری سورۃ التین کی آیات ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ. وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾ (سورة التين: ۲تا۴) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کرنے کی جگہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش اور ان کے پروان چڑھنے کی جگہوں میں تِیْن اور زَیْتُوْن پیدا ہوئی اور اَلطُّوْر وہ جگہ ہے جہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پکارا گیا اور مکہ بیت اللہ کی جگہ ہے جو تمام جہانوں کے لئے ہدایت اور آنحضرت ﷺ کا مولد اور آپؐ کے مبعوث ہونے کی جگہ ہے۔ (تفسیر الکشاف)

یہاں جو قسم کھائی گئی ہے، قسم سے مراد ہے گواہ۔ یعنی یہ مقدس مقامات گواہ ہیں کہ یہ شہرت پھیلتی چلی جائے گی اور کوئی مخالف ان کو دبا نہیں سکے گا۔

علامہ فخرالدین رازی سورۃ التین کی آیات ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے مطابق ان سے مراد ارض مقدسہ کے پہاڑ ہیں جنہیں سریانی میں طُوْرِ تِیْنَا اور طُوْرِ زِیْتَا کہتے ہیں کیونکہ یہ دونوں تِین اور زَیْتُون کا مَنْبَت ہیں۔ اس طرح اللہ نے گویا انبیاء کے مقامات بعثت کی قسمیں کھائی ہیں۔ پس تِین (انجیر) اگانے سے مخصوص پہاڑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے اور شمالی جانب زیتون اگانے والے پہاڑ سے مراد بنی اسرائیل کے اکثر انبیاء کے مقام بعثت ہیں اور طُور سے مراد حضرت موسیٰؑ کا مقام بعثت ہے اور بَلَدِ اَمِین سے مراد حضرت محمد ﷺ کا مقام بعثت ہے۔ پس اس قسم سے مراد در حقیقت انبیاء کی تعظیم بیان کرنا اور ان کے درجات کو بلند کرنا ہے۔

(تفسیر کبیر رازی)

علامہ فخرالدین رازی سورۃ التین کی آیت ﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾ میں ﴿الْاَمِيْنِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ﴿الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾ سے مراد مکہ ہے اور امین کا مطلب ہے "اَلْاٰمِنُ" یعنی امن دینے والا۔ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ جس کے ذمہ امانت لگائی جائے اسے اَمِین کہتے ہیں اور اس کی امانت داری یہ ہے کہ وہ اس چیز میں اپنی دخل اندازی نہ کرے۔ یہ بھی جائز ہے کہ اَمِین جو فَعِیْل کے وزن پر ہے بطور اسم مفعول اس کے معنی امن دیا گیا شہر بھی ہو سکتے ہیں"۔ یعنی ﴿الْاَمِيْنِ﴾ امن دینے والا اور ﴿اَمِيْن﴾ امن دیا گیا شہر دونوں باتیں ہو سکتی ہیں۔ "اور بطور اسم فاعل امن دینے والا شہر بھی جیسا کہ دوسری جگہ اسے "حَرَمًا آمِنًا" فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر کبیر رازی) یعنی قرآن شریف نے خود ہی وضاحت کر دی ہے۔ اس شہر کو امین بھی کہا ہے اور آمنا بھی کہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"تِین - زیتون - طُور حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ کے لئے تجلّی کی جگہ اور یہ بلدِ امین آپ ﷺ کے لئے"۔ (تشحیذالاذہان۔ جلد ۸۔ نمبر ۹۔ صفحہ ۴۸۸)

"خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا۔ اُس کے داہنے ہاتھ میں شریعت ہے۔ ساتھ لشکر ملائکہ کے آیا"۔ (توریت. کتاب استثناء. ۵ باب ۳۳. آیت ۲)

"آئے گا اللہ جنوب سے اور قدوس فاران کے پہاڑ سے۔ آسمان کو جمال سے چھپا دیا، اس کی ستائش سے زمین بھر گئی"۔ (حبقوق. باب ۳. آیت ۳)

سینا سے موسیٰ جیسا بادشاہ صاحب شریعت ظاہر و باطن نکلا۔ شعیر جس کے پاس بیت لحم اور ناصرہ ہے، مسیح ظاہر ہوا۔

قرآن نے اس پیشگوئی کو محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت بیان کیا ہے۔ دیکھو:

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾۔ قسم انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی"۔

یہ پیشگوئی اس پر ختم ہوتی ہے کہ یہ جو بلد امین ہے یہ پہلے سارے انبیاء کا ارتقائی نشان ہے۔ یہاں آکر پھر سب باتوں کی تان ٹوٹتی ہے۔

"ان تین مقامات کی خصوصیت نہایت غور کے قابل ہے۔ عہد عتیق میں اس تخصیص کی وجہ مفصل مذکور ہوئی ہے.......... قرآن نے مسیح کے مبدائے ظہور کو تین اور زیتون سے تعبیر فرمایا۔ وادی فاران اور دشت فاران کی تفسیر قرآن نے یہ فرمائی ہے کہ فاران سے شہر مکہ مراد ہے جہاں مسیح جیسا بشیر اور موسیٰ جیسا بشیر و نذیر نکلا۔ جس کی شریعت کی نسبت کہا گیا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾(المائدہ:۴) آج میں نے پورا کردیا تمہارے لئے دین کو تمہارے اور پوری کر چکا میں اوپر تمہارے نعمت کو اور پسند کیا میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو۔

فاران کے پہاڑ سے ایسا ظاہر ہوا کہ تمام دنیا اس کا لوہا مان گئی۔ اس کے داہنے ہاتھ میں شریعت روشن ہے۔ اس کا لشکر ملائکہ کا لشکر ہے۔ اس کے سبب سے خدا جنوب سے آیا۔ اس کی ستائش سے زمین بھر گئی۔ موافق اور مخالف نے محمدؐ محمد ﷺ یا احمد احمد ﷺ پکارا۔ اس سے زیادہ زمین ستائش سے اور کیا بھرتی، دشمن بھی محمدؐ کے نام سے پکارتے ہیں"۔

(حقائق الفرقان۔ جلد چہارم۔ صفحہ ۴۱۰، ۴۱۱)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے: "اب تُو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا۔ اور میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔"

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ۔ صفحہ ۲۔ و البشریٰ قلمی، صفحہ ۵۷، مرتبہ پیر صاحبؓ)۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۸۰۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

سورۃ قریش: ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ۔ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ۔ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾(سورۃ قریش آیت ۲ تا ۵)

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قریش میں باہم ربط پیدا کرنے کے لئے۔ (ہاں) اُن میں ربط بڑھانے کے لئے (ہم نے) سردیوں اور گرمیوں کے سفر بنائے ہیں۔ پس وہ عبادت کریں اس گھر کے ربّ کی۔ جس نے اُنہیں بھوک سے (نجات دیتے ہوئے) کھانا کھلایا اور انہیں خوف سے امن دیا۔

یہ جو سورت ہے یہ پیشگوئی کے طور پر میرے حق میں بھی بار بار پوری ہوئی ہے جس کو تحدیث نعمت کے طور پر میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ ایک دفعہ جب ہم امریکہ سفر پر گئے تو بہت خوف تھا۔ کھانے کے متعلق بھی تھا اور لوگوں سے امن کے متعلق بھی تھا۔ وہاں بہت غنڈے اور بدمعاش لوگ پھرتے ہیں۔ میرے ساتھ میری بیوی اور دو بیٹیاں تھیں۔ اس ڈر کے مارے میں نے اسی سورت کی تلاوت کی ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ۔ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ۔ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ اور اس کو ایسے حیرت انگیز طریق پر میں نے پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے سوا ممکن نہیں کہ کوئی اس کو اس طرح پورا کرسکے۔ سب سے پہلی دلچسپ بات یہ تھی کہ شکاگو بہت بڑا شہر ہے، کوئی سو میل کے قریب ہے۔ شکاگو میں داخل ہوئے تو قریباً نصف شکاگو طے کر لیا اور میں بچوں کو کہتا تھا کہ ابھی یہاں نہیں مڑنا۔ اور نصف طے کرنے کے بعد میں ایک طرف سڑک پر مڑ گیا۔ کسی سے نہیں پوچھا۔ پھر مڑتے ہوئے پھر دائیں طرف مڑا، پھر دائیں طرف، پھر بائیں طرف، کئی چکر اس طرح لگے۔ آخر ایک پٹرول پمپ کے پاس جا کر موٹر روک لی۔ پٹرول پمپ پر طرح طرح کے غنڈے پھر رہے تھے۔ لیکن ایک شریف عورت وہ بھی نشے میں دھت تھی وہ دوڑی دوڑی میرے پاس آئی اور مجھے کہا کہ کوئی میرے لائق کام ہو۔ تو میں نے ہمارے ایک دوست کا جو انتظار کر رہے تھے ان کا ٹیلی فون نمبر دیا۔ اس نے ان کو فون کیا اور مجھے کہا کہ آپ یہاں ٹھہریں۔ وہ جگہ پانچ منٹ کے فاصلے پر ہے اور وہ ابھی آتے ہیں۔ چنانچہ ابھی ہماری بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ ان کی موٹر پہنچ گئی۔ اور جو میرے اردگرد بُری نیت سے غنڈے اکٹھے ہو رہے تھے وہ سارے بکھر گئے اور وہ دوست مجھے خیریت سے اپنے گھر لے گئے جو مسجد کے پاس ایک جگہ تھی اور اللہ کے فضل سے کھانے وغیرہ کا بھی بہت عمدہ انتظام کیا۔

اب یہ سارا سلسلہ ایک دفعہ کی بات نہیں ہے، مسلسل یہی مضمون چلتا رہا ہے۔ امریکہ میں بھی اور واپسی پر ہالینڈ کی میں بات بتاتا ہوں۔ ہالینڈ میں مجھے پتہ نہیں تھا کہ ہماری مسجد کہاں ہے۔ تو آدھی رات کو، کوئی ایک بجے کے قریب ہم ہالینڈ میں ہیگ شہر میں داخل ہوئے اور کسی سے نہیں پوچھا کہ کون ہو تم کہاں جانا ہے۔ نہ ہمیں زبان آتی تھی۔ اتنے میں چھ لڑکے شوخیاں کرتے ہوئے سائیکل پر چلے جارہے تھے۔ میں نے ان کو مسجد کا ایڈریس دکھایا تو ایک لڑکا بولا یہ تو ہمارے گھر کے ساتھ ہی ہے۔ چنانچہ وہ بائیسکل پر آگے آگے چلا اور ہم اس کے پیچھے پیچھے چلے۔ حافظ قدرت اللہ صاحب مسجد کے امام ہوا کرتے تھے۔ سیدھا جا کر ان کا دروازہ کھٹکھٹایا اور ہم امن میں آگئے۔ خوف سے بھی امن میں آگئے اور کھانا بھی مل گیا۔

باتیں تو بہت تھیں لیکن ساری باتیں نہیں بتاتا۔ ایک آخری واقعہ بہت دلچسپ سن لیجئے۔ جب ہم ناروے گئے تو خیال تھا کہ مقصود صاحب کے گھر ٹھہریں گے۔ انہوں نے دعوت دی ہوئی تھی۔ نہ ہمیں نارویجین زبان آئے نہ گھر کا پتہ۔ گلیاں بھی عجیب و غریب قسم کی ہیں۔ تو میں نے کاغذ پر صرف ان کا پتہ لکھا ہوا تھا۔ تو پہلا شخص جس کے پاس میں نے کار روکی ہے، پہلا شخص اس کو میں نے پتہ دکھایا تو اس نے میری بیوی آصفہ مرحومہ کو کہا کہ تم ایک طرف ہٹ جاؤ۔ وہ میرے سٹیرنگ کے پاس آگئیں اور آگے وہ ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور تھوڑی بہت انگریزی اس کو آتی تھی۔ اس نے کہا جس گھر کا پتہ پوچھ رہے ہو وہ میرا ہمسایہ ہے۔ تو ابھی میں آپ کو وہاں لے کر جاتا ہوں۔ چنانچہ سیدھا ان کے پاس پہنچ گئے۔ اب یہ اتفاق ایک ہو، دو ہو، وہ تو مسلسل سارا سلسلہ ہی ﴿اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ کا سلسلہ تھا۔ پس یہ سورت جب بھی پڑھتا ہوں وہ سارے واقعے ایک بجلی کی طرح میرے ذہن میں گھوم جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی ہستی وہ ہے جو اپنی ذات کا ثبوت اپنے کاموں سے دیتا ہے ورنہ دیکھنے میں تو خدا کہیں نظر نہیں آتا مگر اس کے حیرت انگیز کارنامے ہیں جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یزید بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ﴾ کے ضمن میں فرمایا: اے قریش! تم پر ہلاکت ہو۔ تم اس گھر کے ربّ کی عبادت کرو جس نے تمہیں ہر قسم کی بھوک کے وقت کھلایا اور ہر قسم کے خوف سے امن بخشا۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند القبائل)

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگوں کا دل سفر میں (اس طرح) لگ گیا کہ سردی اور گرمی میں بھی سفر کرنا اُن کے لئے دوبھر نہ ہوتا تھا اور ﴿اٰمَنَهُمْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ ان کو حرم میں ان کے ہر دشمن سے بے خوف کر دیا اور امن عطا فرمایا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ تفسیر سورۃ قریش)

حضرت علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ قریش کی آیت ﴿رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قریش دو سفر کیا کرتے تھے۔ ایک سردیوں کا سفر جو یمن کی طرف ہوتا تھا کیونکہ یمن نسبتاً گرم علاقہ تھا۔ اور دوسرا گرمیوں کا سفر جو شام کی طرف ہوتا تھا کیونکہ شام نسبتاً سرد علاقہ تھا۔

عطاء نے حضرت عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے ان سفروں کے آغاز کا سبب اس طرح بیان کیا ہے کہ قریش میں سے جب کسی خاندان پر قحط کی حالت آتی تو وہ اپنے اہل و عیال کو لے کر مکہ سے باہر ایک جگہ کی طرف نکل جاتا اور وہاں وہ سب اہل و عیال روپوشی اختیار کر لیتے یہاں تک کہ وہ مر جاتے۔ قریش میں یہی طریق جاری رہا یہاں تک کہ ہاشم بن عبد مناف اپنی قوم کے سردار ہوئے۔ ایک دفعہ ہاشم کھڑے ہوئے اور قریش سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اے اہل قریش تم پر قحط آیا ہوا ہے۔ تو اس کی وجہ سے تم گھٹتے جارہے ہو اور ذلیل ہو رہے ہو حالانکہ تم حرم شریف کے متولی ہو اور تمام اولاد آدم میں سے سب سے زیادہ معزز ہو اور لوگ تمہارے متبعین ہیں۔ قریش نے کہا کہ ہم آپ کے پیچھے ہیں۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ پس ہاشم نے اس

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ
سلامی اور شنکن
(SALAMI & SHINKEN)
عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون
احمد برادرز
خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں
آج ہی رابطہ کیجئے
CH.IFTIKHAR & BROTHERS
TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

پر تمام نسلِ قریش کو تجارت کی غرض سے دو سفروں کے لئے تیار کیا۔ سردیوں کا سفر یمن کی طرف اور گرمیوں کا سفر شام کی طرف۔ اب جو بھی غنی آدمی منافع حاصل کر لیتا اسے وہ اس غنی آدمی اور فقراء میں تقسیم کر دیتے یہاں تک کہ ان کا ہر فقیر بھی اپنے مالداروں کی طرح ہو گیا۔ جب اسلام آیا تو وہ اسی طریق کار پر قائم تھے۔ اور عربوں میں کوئی بھی قریش سے زیادہ مالدار اور معزز نہیں تھا۔

امام رازیؒ مزید لکھتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ سفر کی شرائط میں سے یہ ہے کہ باہمی انس اور محبت ہو۔ اسی لئے فرمایا ﴿وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ اور حضر کی نسبت سفر میں اعلیٰ اخلاق کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

اس قول کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد لوگوں کے مکہ کی طرف سفر ہیں۔ اور انہی سفروں کی وجہ سے اہل مکہ کے منافع کے لئے مکہ میں بازار لگتے تھے اور اگر اصحاب فیل اپنا ارادہ پورا کر لیتے تو اہل مکہ ان فوائد اور منفعتوں سے محروم ہو جاتے۔ (تفسیر کبیر رازی)

اہل مکہ کا مکہ سے جنوب اور شمال کی طرف سفر بھی مراد ہے اور جنوب اور شمال کے لوگوں کا دونوں موسموں میں مکہ کی طرف سفر کرنا بھی مراد ہے۔

علامہ عبداللہ قرطبی سورۃ قریش کی آیت ﴿وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ (القریش:۵) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا ﴿رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ أَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ﴾ کا جواب ہے۔ (تفسیر القرطبی)

بہت عمدہ بات ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعا کی تھی کہ اس شہر کو امن کا موجب بنا اور ان کو اس میں رزق عطا کر تو یہی وہ سلسلہ ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ﴾ والا آگے تک چل رہا ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ قریش کی آیت ﴿وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ (القریش:۵) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ (قریش) امن کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ دوران سفر نہ کوئی ان کو روکتا اور نہ ان پر کوئی حملہ آور ہوتا اور نہ ہی حضر میں ان پر کوئی حملہ آور ہوتا جبکہ ان کے علاوہ قبائل سفر اور حضر میں حملوں سے امن میں نہ تھے۔ اور یہی اس آیت ﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا﴾ کا مفہوم ہے۔ "کہ تم نے دیکھا نہیں کہ اس حرم کو ہم نے امن دینے والی جگہ بنا دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"قریش تجارت کے واسطے ہر سال دو سفر کرتے تھے۔ موسم سرما میں افریقہ، ہند، یمن کی طرف جاتے تھے"۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے اس سفر کا دائرہ زیادہ وسیع کر کے بتایا ہے۔ افریقہ بھی جاتے تھے اور ہند اور یمن کی طرف جاتے تھے۔ "اور موسم گرما میں شام، ایران کی طرف جاتے تھے۔ ہر دو طرف کے لوگ ان کی بہت ہی عزت اور تکریم کرتے تھے اور ہدیے اور تحفے دیتے تھے۔ اگر خدانخواستہ اصحاب الفیل کو فتح ہو جاتی تو ان کی یہ تمام عزت جاتی رہتی اور امن اُٹھ جاتا۔ لیکن اصحاب الفیل کو تباہ کر کے اللہ تعالیٰ نے اُن کی عزت کو اَور بھی بڑھایا۔ اور پہلے سے بھی زیادہ لوگ قریش کی تعظیم کرنے لگے۔ اور وہ سفر ان کے واسطے اَور بھی زیادہ آسان اور بابرکت ہو گئے۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۲۶/ ستمبر ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"خانہ کعبہ کو بیت اللہ بھی کہتے ہیں اور بیت العتیق بھی کہتے ہیں۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت یہ خطہ بھی سرسبز و شاداب نہروں اور نباتات کے ساتھ ہو جائے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا آج ظاہر ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اس کی عبادت میں مصروف ہونے اور توکّل سے فائدہ اٹھا کر دنیوی احتیاج سے محفوظ رہنے کی مثالیں فرداً فرداً تو جو ہیں سو ہیں۔ مگر مجموعی طور پر ملک عرب میں اس علاقہ نے اس کا نمونہ دکھایا ہے کہ جب ایک زمین خدا کی عبادت کے واسطے خاص ہوئی تو وہ باوجود بنجر بیابان ہونے کے تمام دنیوی نعمتوں سے متمتع ہو گئی۔ حدیثوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جو کوئی اپنی آخرت کے اہتمام میں ہو، اللہ تعالیٰ اُس کے نفس میں تونگری دے دیتا ہے اور دنیا کے ہموم سے اُسے کفایت کرتا ہے۔ مگر جس نے غافل ہو کر دنیا کے اہتمام سے شغل کیا، اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے سامنے محتاجی کر دیتا ہے اور دنیوی ہموم سے اُسے کفایت نہیں کرتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اس گھر کے واسطے کی تھی کہ ﴿رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ﴾ (بقرہ:۱۲۷) وہ دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ اور اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا اور انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حرم کے متعلق قرآن کریم میں جو پیشگوئی کی ہے کہ ﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾ (العنکبوت:۶۸) یہ پیشگوئی آج تک پوری ہو رہی ہے۔ ایک مفسّر لکھتے ہیں۔ عرب پہلے جاہل کہے جاتے تھے۔ اسلام لانے سے وہ دنیا کے عالم کہلائے اٰمَنَهُمْ بِالْاِسْلَامِ فَقَدْ كَانُوْا فِي الْكُفْرِ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوْعِ الْجَهْلِ بِطَعَامِ الْوَحْيِ"۔ اب تو اسلام نے بہت فضیلت ان کو دی، ان کی عزت ہوئی علم کے لحاظ سے بھی اور ہر پہلو سے، امارت کے لحاظ سے ہی اب دیکھو کس طرح لوگ پاکستان سے دوڑ دوڑ کر سعودی عرب کی طرف جاتے ہیں اور وہاں جانے کا ویزا مل جانا ہی ان کے لئے تونگری کا ایک نشان بن جاتا ہے کہ اب ضرور امیر ہو جائیں گے۔ تو جو بھی غربت کی حالت میں سعودی عرب پہنچے ہیں وہ بہت ہی امیر ہو کر اپنے بال بچوں کو بھی پھر بہت مالا مال کر دیتے ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج تک اس کا یہ وعدہ پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ "کافر تھے خدا نے اُن کو مسلمان بنایا۔ جہالت میں بھوکے تھے، خدا نے طعامِ وحی سے مالا مال کر دیا"۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۲۶/ ستمبر ۱۹۱۲ء)

اخبار بدر قادیان کے ایڈیٹر تحریر فرماتے ہیں:

"عرب صاحب نے اِدھر اُدھر غیر آبادی کو دیکھ کر عرض کی کہ یہ صرف حضورؑ ہی کا دَم ہے کہ جس کی خاطر اِس قدر اَنبوہ ہے ورنہ اِس غیر آباد جگہ میں کون اور کب آتا ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سُن کر) فرمایا کہ:-

اِس کی مثال مکہ کی ہے کہ وہاں بھی عرب لوگ دُور دراز جگہوں سے جا کر مال وغیرہ لاتے تھے اور وہاں بیٹھ کر کھاتے تھے۔ اس کی طرف اشارہ ہے اِس سُورۃ میں ﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ الخ﴾۔ (البدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۴۔ بتاریخ ۱۳/ فروری ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۲۶)

پھر الہام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔

اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۔ وَ اِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ ۔ وَ اِنَّكَ مِنَ الْمَنْصُوْرِيْنَ. يَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَيَمْشِيْ اِلَيْكَ. اَلَآ اِنَّ نَصْرَاللّٰهِ قَرِيْبٌ آج تُو میرے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے۔ اور تیرے پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے۔ اور تُو مدد دیا گیا ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ خبردار ہو خدا کی مدد نزدیک ہے۔

(تذکرہ۔ صفحہ ۷۸ تا ۷۹ مطبوعہ ربوہ۔ ۱۹۶۹ء)

ایک الہام ہے ۱۸۹۳ء کا: قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ. يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ . اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ . اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِيْ وَ تَفْرِيْدِيْ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ.

ترجمہ:- کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ اے عیسیٰ! مَیں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور منکروں کے ہر ایک الزام اور تہمت سے تیرا دامن پاک کروں گا۔ اور تیرے تابعین کو اُن پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا"۔ یہ ایک ایسا جاری سلسلہ ہے جو ختم ہی نہیں ہو رہا۔ ہر جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین پر فتح نصیب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پاکستان کے شدید ترین مخالفت کے حالات میں بھی پاکستان میں احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نئے نئے احمدی عطا کرتا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے والے ۹۰٪ تک سٹوڈنٹس کو ۳۵ تا ۵۰ ہزار Euro سالانہ اور رہائش کے علاوہ بہت سی دیگر سہولتوں کی مستقل ملازمت میسر آئی ہے۔ ہم خود اپنے سٹوڈنٹس کو ملازمت دلواتے ہیں۔ بڑی کمپنیاں خود ہم سے ڈیمانڈ کرتی ہیں۔ جو احباب یکمشت ادائیگی نہیں کر سکتے انہیں ہم قسطوں میں ادائیگی کی سہولت دیتے ہیں تا زیادہ سے زیادہ احباب اچھے اور باعزت روزگار پر لگ سکیں۔ نئے کورسوں کے داخلے جاری ہیں۔ جرمنی کے علاوہ دیگر ملکوں کے احباب بھی فائدہ اٹھائیں۔ ہم کمپیوٹر کورس انگریزی میں کرواتے ہیں۔ جرمن ترجمہ بھی ہے۔ صرف خواتین کی کلاس کی معلومات کے لئے رجوع کریں۔ خواتین کے لئے رہائش کا انتظام ہے۔

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

E-mail: Khalid@t-online.de

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

Internet: WWW.Professional-ittraining center.info

رہتا ہے۔

اور فرمایا: "اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکرین ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا"۔ یعنی غلبہ کوئی ابھی ختم ہونے والا نہیں بلکہ بہت لمبا سلسلہ ہے جو جاری رہے گا۔ "آج تُو میرے نزدیک با مرتبہ اور امین ہے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔ سو وہ وقت آگیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۲۲۰ ۔ مطبوعہ ربوہ۔ ۱۹۶۹ء)

پھر الہام ہے ۱۸۹۳ء کا: "یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ ۔ لَامُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ. وَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ. وَ قَالُوْآ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ . قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ.

ترجمہ:- تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے"۔

اب یہ بکثرت ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ آج بھی بڑی کثرت سے افریقہ وغیرہ میں جو لوگ مسلمان ہو رہے ہیں وہ الٰہی خوشخبریوں کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ محض تبلیغ کی کتابیں پڑھ کر نہیں بلکہ جماعت کی تائید میں خدا تعالیٰ کے تازہ تازہ نشان دیکھتے ہیں اس کی وجہ سے متأثر ہو جاتے ہیں۔

"تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ اور تُو ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ ہے اور امین ہے اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے، یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے گئے ہیں۔ ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے کہ جس نے یہ کلمات نازل کئے۔ پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے"۔

(تذکرہ۔ صفحہ ۲۳۹۔ مطبوعہ ربوہ۔ ۱۹۶۹ء)

پھر تذکرہ میں ۱۹۰۰ء کا الہام ہے:

"وَ اِنِّیْ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ . وَاِنَّكَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ . اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّایَعْلَمُهَاالْخَلْقُ. وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَتْرُكَكَ حَتّٰی یَمِیْزَالْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبْ. ترجمہ:- اور مَیں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا"۔ یہ آج کل کی بات نہیں مسلسل یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ "اور یقیناً تُو ہمارے حضور صاحب مرتبت اور امین ہے۔ تُو میرے حضور وہ مرتبہ رکھتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی۔ اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھلا دے"۔

(تذکرہ۔ صفحہ ۳۶۶، مطبوعہ ربوہ۔ ۱۹۶۹ء)

ایک الہام ہے ۲۹/اپریل ۱۹۰۳ء کا: "اٰمِنًا مِّنَ اللّٰهِ الرَّحِیْمِ۔ احمد مقبول"۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

خدائے رحیم کی طرف سے امن پانے والا۔ احمد مقبول۔

ایک الہام ہے ۱۹/اپریل ۱۹۰۴ء کا:

"ایک رؤیا کے بعد الہام ہوا: مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (یعنی جو اس میں داخل ہو گا وہ خطرات سے محفوظ ہو جائے گا)۔ اس الہام کو سناتے وقت حضورؑ نے فرمایا کہ دیکھو اس مسجد پر بھی یہی الہام لکھا ہوا ہے جو پچیس برس کے قریب کا ہے۔ (الحکم۔ جلد ۸۔ نمبر ۱۳۔ بتاریخ ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء۔ صفحہ ۱)

اس وقت تو لوگ قادیان کو جانتے بھی نہیں تھے۔

پھر الہام ہے ۱۹/اپریل ۱۹۰۴ء کا:-

"فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا۔ تو یہ الہام ہوا:- فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا (ترجمہ: پس پیس ڈال اُن کو خوب پیس ڈالنا)۔

فرمایا میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی۔ جو ایک سال ہوا بیت الدعاء پر لکھی ہوئی ہے۔ اور وہ دعا یہ ہے: یا رَبِّ فاسمع دُعآئی وَمزق اَعدآئك و اعدائی و انجز وعدك وانصر عبدك و ارنا ایامك و شهرلنا حسامك ولاتذر من الكافرین شریرًا۔ اس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

پھر فرمایا: ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں، اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان امور کو ظاہر کر رہا ہے۔"

(الحکم۔ جلد ۸۔ نمبر ۱۳۔ بتاریخ ۲۴/اپریل ۱۹۰۴ء۔ صفحہ ۱)

۱۴/نومبر ۱۹۰۵ء کا رؤیا: "ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر عربی عبارت میں ایمان کے اقسام لکھے ہیں۔ وہ عبارت یاد نہیں رہی مگر اُس کا مطلب غالباً یہ تھا کہ ایمان چار قسم ہے۔ ایک روایتی ایمان۔ دوسرا وہ جو بصیرت سے حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا حالی ایمان۔ چوتھا استغراقی جو محویت سے حاصل ہوتا ہے۔" (بدر۔ جلد اوّل۔ نمبر ۳۶۔ بتاریخ ۱۷/نومبر ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۲۔ الحکم۔ جلد ۹۔ نمبر ۴۰۔ بتاریخ ۱۷/نومبر ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۱۔)

اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ۱۹۰۵ء کا ایک الہام ہے:

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (رسالہ الوصیت۔ صفحہ ۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان الہامات کا پورا کرنے والا بنائے۔

❁❁❁ .... ❁❁❁

بقیہ: مجلس خدام الاحمدیہ غانا کا ۲۳واں سالانہ اجتماع از صفحہ نمبر ۱۲

کہتی ہوں کہ اگر کسی نے نظم و ضبط سیکھنا ہو تو احمدیہ جماعت سے سیکھے۔

محترم امیر صاحب نے مزید فرمایا: آپ کا یہ ڈسپلن اس قدر متاثر کن ہے کہ خود غانا کے صدر مملکت نے امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بھجوائے جانے والے پیغام میں واضح لکھا:

"جماعت احمدیہ غانا ملک میں اپنے ڈسپلن کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔ اس کے باعث ان کا سارے غانا پر اخلاقی اثر ہے"۔

اپنے خطاب کے آخر پر انہوں نے خدام کو سچائی اور دیانتداری اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ آخر پر آپ نے اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس کارروائی کے معاً بعد خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ اس مجلس کا مقصد اجتماع کے جملہ پہلوؤں کا جائزہ لینا ہوتا ہے نیز اس کی خوبیوں اور خامیوں کو پرکھنا ہوتا ہے۔ یہ مجلس شوریٰ ایک بجے رات تک جاری رہی۔ دو گھنٹے آرام کے بعد تین بجے رات خدام اور اطفال کے قافلے اپنی منزلوں کو واپس روانہ ہوئے۔ خدا کے فضل سے شرکاء کی تعداد ۳۰۵۰ رہی۔

"Wa" میں اس اجتماع کا انعقاد بیحد ایمان افروز تھا۔ اس علاقہ میں احمدیت کو آغاز میں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ احمدیوں کو زدوکوب کیا جاتا۔ اپنے گھروں سے باہر نکلنے پر مجبور کیا جاتا، ہر طرح کا سوشل بائیکاٹ تھا، احمدیوں کو خود اپنے گھروں میں رہنے اور خود اپنی کاشت کردہ فصلوں کو کاٹنے اور بیچنے کی اجازت نہ تھی۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں احمدیت مضبوط بنیادوں پر استوار ہو چکی ہے۔ خدا کے فضل کا عجیب نشان ہے کہ پورے ریجن "Upper West Region" کے منسٹر ایک احمدی دوست ہیں۔ اس علاقہ میں اس اجتماع کا انعقاد اور خصوصاً شہر بھر میں خدام و اطفال کا کھلم کھلا اور آزادانہ مارچ احمدیت کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ یہ صورتِ حال خود غیر احمدیوں کے لئے بھی قابلِ رشک اور حیران کن ہے۔

قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان شرکاء کو نیک اور خادمِ دین بنائے نیز ان تمام احباب کو جنہوں نے اجتماع کو کامیاب کرنے کے لئے دن رات محنت کی جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

بقیہ: عالمگیر شہزادۂ امن
از صفحہ نمبر ۴

نہیں کہ ہم کو اپنی اقتصادی اور معاشی حالت کو درست نہیں کرنا چاہئے بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ یہ ہمارا نصب العین نہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم کردار اور سیرت کی تعمیر کریں۔ اس لئے قرآن کریم نے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں جس چیز کو بہترین امت بنانے کا ذریعہ قرار دیا ہے وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی ہے۔

آج دنیا ایک اور غلطی میں بھی مبتلا ہے کہ وہ قومی تعمیر کی بنیاد دوسروں کی تخریب پر رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقی اسلام کی روشنی میں بتایا کہ قومی تعمیر اپنی اصلاح پر ہو گی۔ اور یہ قرآن کریم کا بتایا ہوا اصل ہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ﴾ مومنو! تم اپنی اصلاح کرو، اپنی اخلاقی تعمیر کی طرف توجہ کرو۔ یعنی دوسروں کی بربادی کی فکر نہ کرو۔ دوسروں کی بھلائی اپنی اصلاح سے شروع ہوتی ہے۔ مضمون کا دامن وسیع ہے۔ مَیں صرف اشارہ کر کے آگے چلتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو ایک عملی جماعت اور نافع الناس جماعت بنانے کا کام کیا ہے اور سلسلہ کی تاریخ اس پر شہادت دیتی ہے کہ اس نے ہمیشہ تعمیری کام کیا ہے۔ تخریب اس کا مقصد نہیں۔

مَیں جانتا ہوں کہ بعض اوقات تعمیر کے لئے تخریب کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہماری راہ میں جو تخریب ہے وہ تعمیر ہی کا حصہ ہے۔ ہم جنگ کرنا چاہتے ہیں ہر قسم کی برائی اور گناہوں سے جن میں لوگ مبتلا ہیں لیکن یہ جنگ تیر و تفنگ کی جنگ نہیں بلکہ خود عملی زندگی کے نمونہ سے ہم وہ اخلاقی تعمیر کریں گے۔

پس اے دوستو اور بھائیو! اور اہل وطن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد بعثت پر غور کرو اور آپ کی عملی زندگی کو دیکھو۔ احمدی بھائی "کشتیٔ نوح" کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ ہم میں کیا ہے، کیا نہیں اور کیا نہیں ہونا چاہئے۔ تم کو اپنے عمل و کردار سے دوسروں کے اندر ایک پاک تبدیلی کرنا ہے۔ اس لئے مت ڈرو کہ تم کو مختلف قسم کے مشکلات درپیش ہیں۔ ملکوں اور قوموں کی تاریخ کو پڑھو بلکہ مَیں زیادہ وضاحت سے کہوں گا کہ تم انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کی تاریخ کو پڑھو۔ ان پر مختلف قسم کے مصائب اور مشکلات کے دور آئے ایسے کہ ﴿زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا﴾ کے نظارے آنکھوں کے سامنے سے گزرے۔ زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی۔ مگر وہ اس یقین اور بصیرت کے ساتھ جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی پر ایمان لا کر حاصل کی تھی، قدم آگے ہی بڑھاتے رہے۔ اسی طرح پر ہم کو مختلف قسم کے حوادث سے گزرنا ضروری تھا اس لئے نہیں کہ ہم تباہ کر دیئے جائیں بلکہ اس لئے کہ اگر ہم لوہا تھے تو فولاد بن جائیں، سونا تھے تو کندن ہو جائیں۔

تم دنیا کا نمک ہو۔ تم اصلاح عالم کے لئے کھڑے کئے گئے ہو۔ اس لئے سب سے پہلے اپنے نفوس میں تبدیلی کرو اور یقین رکھو کہ اس تبدیلی سے تم دنیا کے قلوب میں انقلاب پیدا کر دو گے۔ وہ انقلاب جو شیطان پر فتح کے ذریعہ حاصل ہو گا۔ اس وقت دنیا ایک مصیبت کے دور سے گزر رہی ہے اور تمہیں اسے ساحل نجات پر پہنچانا ہے اور وہ اسی طرح ہو گا جس کا پروگرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عملاً پیش کیا ہے۔ تم اپنے آپ کو مخلوق کے خادم بنالو۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے اور ہم کو قوت عطا فرمائے کہ ہم اس نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق میں عملی حصہ دار ہوں۔ یہ تو سب کچھ ہو کر رہے گا کہ۔

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

لیکن ہمارے ہاتھوں سے اگر نہ ہوا اور ہم اس کے حصہ دار نہ ہوئے تو اس سے بڑھ کر خسران کیا ہو گا؟ اس لئے استغفار کو اپنا وظیفہ بناؤ۔ خدمت کا موقع ملے تو سجدات شکر بجالاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس وقت وہ امام دیا ہے جو اولوالعزم ہے اور سلسلہ کی تقدیر کا عملاً خالق ہے، اس کی آواز پر اخلاص سے آگے بڑھو کہ وہ تمہیں بڑھانا چاہتا ہے......"۔

جلسہ سالانہ مڈغاسکر ۲۰۰۱ء کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: محمد اقبال باجوہ۔ مبلغ سلسلہ ماریشس)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مڈغاسکر کا جلسہ سالانہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ر اکتوبر ۲۰۰۱ء کو تانا (Tana) شہر میں سی۔ ٹی۔ ایم ہال میں منعقد ہوا۔ یہ ہال جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے کرائے پر لیا گیا تھا۔

جلسہ سے دو روز قبل محترم مولانا شمشیر سوکیا صاحب محترم امیر صاحب ماریشس کی نمائندگی میں ماریشس سے مڈغاسکر پہنچے تو ائیرپورٹ پر پہلے سے موجود چھ رکنی وفد نے ان کا استقبال کیا۔ بیرونی علاقوں سے نمائندگان کی آمد کا سلسلہ ۱۸ر اکتوبر کی صبح سے شروع ہو گیا تھا جو کہ درج ذیل علاقوں سے تشریف لاتے رہے ماجنگا (Majunga) ونڈاوا (Morondava)، ووہی پینو (Vohipino) اور تسیر وآنومانڈِڈی (Tsiroanomandidy) صبح ایک مختصر تربیتی پروگرام کے بعد ان سب نمائندگان کو سکول کی عمارت میں لے جایا گیا جہاں کہ ان کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

پروگرام جلسہ

جلسہ کا آغاز ۱۹ر اکتوبر کو جمعہ کے دن نمازِ فجر کے بعد درس قرآن سے ہوا۔ اور نمازِ جمعہ کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی۔ احباب نے بڑی دلچسپی سے اس محفل میں شرکت کی۔ یہ پروگرام نماز عصر تک جاری رہا۔

دوسرے دن کا آغاز بھی حسب سابق نمازِ فجر کے بعد ایک تفصیلی تربیتی درس سے ہوا۔ درس کے بعد سب احبابِ جماعت جلسہ گاہ یعنی سی۔ ٹی۔ ایم ہال پہنچے جہاں پر صبح ۹:۰۰ بجے کے قریب ایک پریس کانفرنس کا اہتمام تھا چنانچہ ۹:۰۰ بجے سے ۱۰:۲۰ بجے تک یہ پریس کانفرنس جاری رہی جس میں جماعت کے تعارف کے ساتھ ساتھ جماعتی پرامن نظریات اور جماعت کی سرگرمیوں سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔

اس پریس کانفرنس کو ٹیلی کاسٹ کرنے کے لئے چار ٹی وی چینلز (آر ٹی اے، ریکارڈ، ایم اے ٹی وی اور ٹی وی ایم) موجود تھے۔ ان چینلز نے فرنچ اور ملگاسی زبانوں میں انفرادی اور اجتماعی انٹرویوز کئے۔ ان انٹرویوز میں نمائندگان نے اسلام کو امن کا مذہب قرار دیا اور امریکہ پر حملوں اور تشدد پسندی کی مذمت کی۔ اور اس موقعہ پر آنے والے صحافیوں کو ماریشس سے شائع ہونے والے جماعت کے فرنچ زبان میں اخبار کی ایک ایک کاپی بھی دی گئی جس میں دو دلچسپ مضامین "جہاد" اور "اسلام امن کا مذہب" شائع ہوئے تھے۔ اس موقع پر قومی اخبارات کے نمائندگان بھی حاضر تھے۔

۱۱:۳۰ بجے دن سی۔ ٹی۔ ایم ہال میں دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی کے لئے تیاریاں مکمل کی گئیں اور الحمد للہ وقت مقررہ پر اجلاس شروع کر دیا گیا۔ یہ سیشن جلسہ کا انتہائی اہم سیشن تھا۔ جس میں ۲۰۰ سے زائد افراد حاضر تھے جن میں زیادہ تر غیر از جماعت مہمان مدعو تھے۔

اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد نظم پڑھی گئی اور پھر مہمان خصوصی جناب مولانا شمشیر سوکیا صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور محترم امیر صاحب ماریشس کا پیغام احباب تک پہنچایا۔ محترم مولانا صاحب کے خطاب کے بعد مڈغاسکر میں جماعتی مشن کے انچارج مبلغ محترم عطاء القیوم جمن صاحب نے "اسلام امن و آشتی کا مذہب" کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ اس اجلاس کے آخر پر مسٹر ریجا صاحب (جو کہ یہاں جماعت کے معلم ہیں) نے ان تقاریر کا ملگاسی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے مختلف چینلز نے آج رات سے جلسہ کے بارہ میں خبریں دینا شروع کر دی تھیں۔ ٹیلی ویژن پر خبروں کے ساتھ ساتھ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا فوٹو بھی مسلسل دکھایا جاتا رہا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس جلسہ کی بدولت اسلام احمدیت کا پیغام اس علاقہ سے باہر دور دور تک پہنچانے کے سامان فراہم کر دئے۔

تیسرے دن کا پروگرام صبح ۱۰:۳۰ بجے شروع ہوا۔ پروگرام کے آغاز میں کلام پاک کی تلاوت ہوئی پھر نظم پڑھی گئی۔ اور نظم کے بعد تین تقاریر بعنوانات سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور نماز کی اہمیت مقررین نے پیش کیں۔ ان تقاریر کے بعد صدر مجلس و مہمان خصوصی محترم مولانا شمشیر سوکیا صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب نے بھی بڑے انہماک سے جلسہ کی تمام کارروائی میں شمولیت کی۔

اس جلسہ کی برکات

آخر پر اس جلسہ سالانہ مڈغاسکر ۲۰۰۱ء کی چند برکات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو ساتھ ساتھ یا بعد میں مشاہدہ میں آتی رہیں:۔

☆اس جلسہ کے ذریعہ مڈغاسکر میں گورنمنٹ اور صحافیوں کو اسلام کا صحیح اور حقیقی چہرہ جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ نے پیش فرمایا تھا وہ دیکھنے کا ملا یعنی یہ کہ اسلام واقعی امن کا مذہب ہے۔

☆جماعت احمدیہ کے نظم و ضبط اور حسنِ عمل کو دیکھ کر گورنمنٹ اور حاضرین کو جماعت کی حقیقت کا علم ہوا اور ان کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔

☆چند ہفتے قبل بیعت کرنے والے نومبائعین نے اس جلسہ کے موقعہ پر بعض انتظامات میں حصہ لیا جس سے ان کی تربیت کے سامان پیدا ہوئے۔ انہیں خدمت خلق کی سعادت کے ساتھ ساتھ اس کی ٹریننگ بھی حاصل ہوئی۔

☆ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ جماعت کا پیغام دور دراز علاقوں تک پہنچا۔ اس جلسہ کی بدولت احبابِ جماعت کو انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کے مواقع میسر آئے۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے اور اپنے فضل سے سعید روحوں کو ایمان کی دولت عطا کرے۔ آمین۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

مجلس خدام الاحمدیہ غانا (مغربی افریقہ) کا

۲۳واں سالانہ اجتماع

(رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ مبلغ سلسلہ غانا)

خداتعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ غانا کو اپنا ۲۳واں سالانہ اجتماع، مورخہ ۶ تا ۸ ستمبر ۲۰۰۱ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع کا Theme تھا: ”کرپشن کے خلاف جہاد میں نوجوانوں کا کردار“۔ یہ اجتماع اپر ویسٹ ریجن (Uppwr West Region) کے صدر مقام ’وا‘(Wa) میں منعقد ہوا۔ اس کی قدرے تفصیلی رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے۔

”Wa“ اپر ویسٹ ریجن کا صدر مقام ہے۔ یہ مقام بورکینا فاسو کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ یہاں پہنچنے کے لئے مسافروں کو لمبی مسافت طے کرنی پڑتی ہے۔ سڑک کے کچا اور ناہموار ہونے کی وجہ سے سفر خاصا دشوار اور طویل ہوتا ہے۔ سنٹرل ریجن سے یہاں پہنچنے والے قافلے ۱۷ گھنٹے جبکہ وولٹا ریجن سے آنے والے وفود کو کم وبیش ۲۲ گھنٹے کا سفر کرنا پڑتا ہے تب کہیں جاکر ”Wa“ آتا ہے۔

۶ ستمبر کو شام تک ملک کے کونے کونے سے سفر کر کے آنے والے خدام واطفال کے قافلے یہاں پہنچتے رہے۔ آتے ہی ان کا استقبال نصرت جہاں احمدیہ ٹیچر ٹریننگ کالج وا کے گیٹ پر کیا گیا۔ انہیں رجسٹرڈ کیا گیا اور اجتماع میں شرکت کے لئے کارڈز مہیا کئے گئے۔

طویل سفر کے بعد اگرچہ جسم تو تھکاوٹ سے چُور تھے لیکن دل خدا کی حمد سے لبریز تھے۔ یوں تو دورانِ سفر خدام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور درود شریف پر مشتمل پاکیزہ نغمات گاتے رہے لیکن ’وا‘ میں داخل ہوتے ہی ان نغمات میں خاص ولولہ اور جوش پیدا ہوا اور ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔

اجتماع کا پہلا روز

۷ ستمبر کو جماعتی روایات کے مطابق اجتماع کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ میں تعلیم پانے والے بورکینا فاسو کے ایک طالبِ علم مکرم احمد تیجان صاحب نے نہایت عمدہ قراءت کے ساتھ نماز تہجد پڑھائی۔ رات کو ہونے والی بارش کے باعث موسم بہت خوشگوار تھا۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے ماحول کو پر کیف بنادیا تھا۔

درس قرآن

نماز تہجد کے بعد ’وا‘ کے مشنری مکرم مولوی عنایت اللہ زاہد صاحب نے کرپشن کے خلاف درس دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کرپشن کی حقیقت سے تو ہر کوئی آگاہ ہے۔ اصل بات اس کے خلاف بیدار ہونا ہے۔ ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ راتوں رات امیر ہو جائے خواہ اس کے لئے اسے ناجائز ذرائع کیوں نہ اختیار کرنے پڑیں۔ یہ ناجائز طریق ہے۔ اسلامی طریق یہ ہے کہ خوب محنت کریں اور حلال کی روزی کمائیں۔

روٹ مارچ (Route March)

یہ غانا میں ذیلی تنظیموں کا ایک اہم پروگرام ہوتا ہے۔ ہر خادم اور طفل کی کوشش ہوتی ہے کہ اس میں ضرور شامل ہو۔ اس میں شریک ہونے والوں کے لئے خاص یونیفارم ہے جو مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ کالی ٹوپی، کالی پتلون، خدام الاحمدیہ کا رومال، کالے جوتے اور آدھے بازوؤں والی شرٹ۔

ہر ریجن اپنے خدام اور اطفال کو مختلف گروپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ یہ گروپ تین یا چار لائنوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ پہلا گروپ ایک بینر لئے ہوئے ہوگا جس پر ریجن کا نام لکھا ہوتا ہے۔

مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج غانا مجلس خدام الاحمدیہ غانا کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلوں میں جیتنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کررہے ہیں۔

تمام ریجنز کے اس طرح کے کئی گروپس وقار کے ساتھ مارچ کرتے ہوئے شہر کی مختلف سڑکوں سے گزرتے ہیں اور بالآخر اپنے مقام اجتماع پر واپس آتے ہیں۔ ہر گروپ الگ الگ Songs of Praise پڑھتا ہوا مارچ کرتا ہے۔ نغمات میں آیات قرانیہ کثرت سے ورد کی جاتی ہیں مثلاً سِرَاجًا مُّنِیْرا. اَلْعَالَمِیْن اَلْعَالَمِیْن . مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْن. اِیَّاكَ نَعْبُدُ. اَللّٰہُ اَکْبَر. اَللّٰہُ اَکْبَر اور بعض لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ہی ورد کرتے رہتے ہیں۔ ۸ بجے صبح تمام ریجنز (غانا میں دس ریجنز ہیں) کے یہ گروپس مارچ کے لئے تیار ہوئے تو مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اول نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی مارچ کا آغاز ہوا۔

تمام گروپس باری باری مارچ کرتے ہوئے کالج سے باہر نکلے اور دھیرے، دھیرے ’وا‘ کی سڑکوں پر روانہ ہوئے۔ تاحدِ نظر ایک ہی طرح کے یونیفارم پہنے اطفال وخدام کے یہ گروپ، کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے روح پرور نظارہ پیش کرتے ہیں۔ کبھی ایسا لگتا ہے کہ یہ زمینی وجود نہیں آسمان سے اُتری ہوئی روحیں ہیں جو توحید باری تعالیٰ کے نغمے الاپ رہی ہیں۔ یہ نظارہ بڑا قابل دید ہوتا ہے۔ گاڑیوں والے رک رک کر اس کا نظارہ کرتے ہیں۔ ہر گزرنے والا ان کے نظم وضبط اور ڈسپلن سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

دو گھنٹے تک مسلسل یہ مارچ جاری رہا۔ جب یہ گروپس واپس کالج گراؤنڈ پہنچے تو مکرم مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اول نے انہیں خوش آمدید کہا اور مارچ کے اختتام کا رسمی اعلان فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی۔ مارچ کے بعد علمی مقابلہ جات کے ابتدائی راؤنڈز ہوئے۔

نماز جمعہ

۱۲ بجے دوپہر حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ لندن سے براہ راست اجتماع گاہ میں سنایا گیا۔ حضور کے خطبہ کے بعد مقامی طور پر مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا آپ نے سورہ النساء کی آیت ۱۱۵ کی روشنی میں فرمایا: ہمارے اجتماعات اپنے اندر خاص مقاصد رکھتے ہیں۔ قرآنی ارشاد کے مطابق ان میں صدقہ وخیرات اور نیکیوں پر اُبھارا جاتا ہے اور باہمی محبت اور اصلاح پر زور دیا جاتا ہے۔ آپ نے امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور پُرنور ایدہ اللہ کی طرف سے دی جانے والی ہدایات کو دہرایا۔ فرمایا:

نماز باجماعت پر زور دیں۔ کھانے وغیرہ کا ضیاع ہر گز نہ ہو، سارے پروگرام میں شامل ہوں، کارکنان سے تعاون کریں اور نظم وضبط کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

افتتاحی تقریب

تین بجے سہ پہر اجتماع کی باقاعدہ افتتاحی تقریب شروع ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی، اپر ویسٹ ریجن کے ریجنل منسٹر Mr. Shanoon Mogtar تھے۔ آپ خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ مکرم مہمان خصوصی اور مکرم امیر صاحب نے خدام کی طرف سے پیش کردہ گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی جس میں لوائے احمدیت، علم خدام الاحمدیہ اور گھانا کا پرچم لہرایا گیا۔

تلاوت مکرم عبدالرحمان خالد صاحب نے کی۔ اس کے بعد Mr. Ahmad Boaheng نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی منظوم قصیدہ ”یا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ“ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ خدام کا عہد دہرایا گیا۔ عہد کے بعد جماعت احمدیہ غانا کے امیر ومشنری انچارج مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے افتتاحی خطاب سے نوزا۔ آپ نے فرمایا: زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا نہیں ہے بلکہ خداتعالیٰ سے روحانی تعلق پیدا کرنا ہے۔ آپ نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کرپشن سے کلیۃً اجتناب کریں۔ ہمارے خدام کو چاہئے کہ دنیا طلبی سے بچیں اور محنت اور دیانتداری سے اپنے تمام کام کریں۔ آخر پر آپ نے افتتاحی دعا کروائی۔

افتتاحی خطاب کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ غانا کے نیشنل معتمد Mr. Bashir Manu نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس میں انہوں نے وقار عمل کے ذریعہ کی جانے والی خدمات کا ذکر کیا نیز تبلیغی مساعی کا ذکر کیا۔ بعد ازاں مکرم خالد محمود صاحب پرنسپل نصرت جہاں احمدیہ ٹیچرز ٹریننگ کالج ’وا‘ نے ”نوجوانوں کی اخلاقی ترقی میں تعلیم کا کردار“ کے موضوع پر خطاب کیا۔

کالیو (Kaleo) سے تعلق رکھنے والے معزز چیف Kaleo Na Banangmini Sandu بھی تشریف فرما تھے۔ آپ ریجنل ہاؤس آف چیف (Upper West Regional House of Chiefs) کے صدر بھی ہیں۔ انہوں نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں فرمایا کہ: ہم لوگ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ ہم ملک کی لیڈرشپ آپ کے حوالہ کررہے ہیں لہذا اپنے اندر لیڈرز کی خصوصیات پیدا کریں۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ منظم ہیں، آپ نظم وضبط سے آراستہ ہیں۔ آپ جو چاہتے ہیں کر گزرتے ہیں۔ اپنے اس مقام کو برقرار رکھیں اور مزید اچھی باتیں اپنائیں۔

تقریب کے آخر پر مہمان خصوصی Mr. Sahanoon Magtar ریجنل منسٹر برائے اپر ویسٹ ریجن نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کی کارکردگی پر ازحد اطمینان اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا: آپ ہمارا مستقبل ہیں، ہمارے مستقبل کی بناء آپ پر ہے۔ اسی لئے ہماری حکومت آپ نوجوانوں کی بہبود کے لئے کوشاں ہے۔ آپ نے مزید فرمایا: نشہ آور ادویات اور جنسی بے راہ روی سے اجتناب کریں۔ سستی مت کریں۔ خود بھی غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے گردوپیش کو بھی کرپشن کے خلاف بیدار کریں۔ آپ احمدیہ مشن کا مستقبل ہیں اور قوم کا بھی۔

افتتاح نمائش

افتتاحی تقریب کے معاً بعد معزز مہمان نمائش گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ریجنل منسٹر صاحب نے فیتہ کاٹ کر نمائش کا افتتاح فرمایا۔ یہ نمائش اجتماع کے سلسلہ میں لگائی گئی تھی۔ اس میں مختلف ریجنز سے آنے والے خدام نے اپنے ہاتھ سے تیار شدہ خوبصورت اور دیدہ زیب اشیاء رکھی تھیں۔ مقابلہ نمائش میں ویسٹرن ریجن اول قرار پایا۔ ان کے تیار کردہ ڈریسز اور ٹرافیاں بے حد سراہی گئیں۔

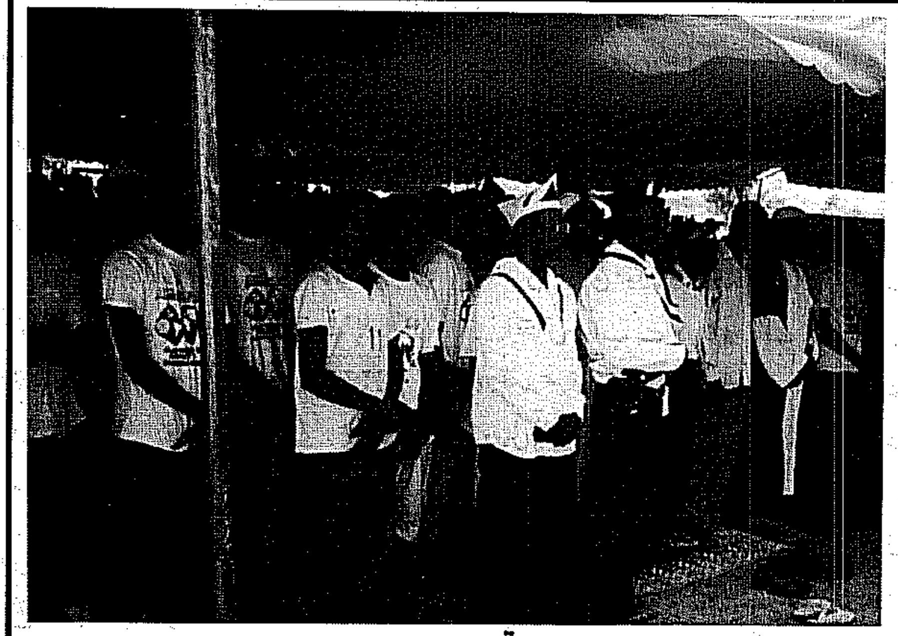

سالانہ اجتماع کے موقع پر خدام اپنا عہد دہرا رہے ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ اپر ویسٹ ریجن کے ریجنل دفتر کا افتتاح

احمدیہ مسلم مشن اپر ویسٹ کے احاطہ میں مجلس خدام الاحمدیہ نے ریجنل دفتر کی ایک شاندار عمارت تعمیر کی ہے۔ محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا اور محترم ریجنل منسٹر صاحب نے اس دفتر کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ یہ دفتر ۱۵ ملین سی ڈی کی خطیر رقم سے تعمیر کیا گیا ہے۔ اس میں دو کمرے اور ایک ہال ہے ایک کمرہ دفتر اور دوسرا کمرہ لائبریری کے لئے مخصوص ہے جبکہ ہال میٹنگز کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ ساری عمارت خوبصورت فرنیچر سے آراستہ تھی۔ حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس کے آخر پر محترم امیر صاحب نے اجتماعی طور پر دفتر کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

علمی مقابلہ جات

اطفال اور خدام میں دینی شعور پیدا کرنے کے لئے اجتماع کے موقع پر علمی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ ۷ ستمبر کو مارچ پاسٹ کے بعد ابتدائی مقابلے ہوئے جن کے دوران فائنل مقابلوں کے لئے خدام اور اطفال کا انتخاب کیا گیا۔ ۸ بجے رات فائنل مقابلہ جات ہوئے جن کی صدارت مکرم مولوی عبدالغفار صاحب نے کی۔ اطفال نے مندرجہ ذیل مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ تلاوت قرآن مجید، دینی معلومات، مقابلہ اذان، مقابلہ ادائیگی نماز (اس مقابلہ میں ہر طفل دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اور نماز کے دوران پڑھے جانے والے الفاظ باآواز بلند ادا کرتا ہے)

خدام نے مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ تلاوت قرآن مجید، مقابلہ دینی معلومات، مقابلہ فی البدیہہ تقریر، پیغام رسانی (اس مقابلہ میں ہر ریجن سے ایک ایک ٹیم نے شرکت کی) مقابلے رات گئے تک جاری رہے۔

اجتماع کا دوسرا روز

۸ ستمبر کو دن کا آغاز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز تہجد کے بعد ایک نوجوان Mr. Anas Edusei نے "نوجوان اور کرپشن کا زہر" کے عنوان پر تقریر کی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عبدالکریم خالد صاحب مبلغ سلسلہ نے "کرپشن اور ضرورت امام مہدی" کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں اس زمانہ کا نقشہ کھینچا جس وقت حضرت امام مہدی کا ظہور ہوا۔ آپ نے بتایا کہ زمانہ کی ابتری اور گمراہی اس بات کی متقاضی تھی کہ کوئی مصلح آسمان سے اترے۔ اس روز ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات

ہر سال کی طرح امسال بھی خدام اور اطفال کے لئے اجتماع کے موقع پر کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔ اطفال کے مقابلے، احمدیہ جونیئر سیکنڈری سکول 'وا' کی گراؤنڈ اور خدام کے مقابلے نصرت جہاں احمدیہ ٹیچر ٹریننگ کالج 'وا' کی گراؤنڈز میں منعقد کئے گئے۔ اطفال نے مندرجہ ذیل کھیلوں میں حصہ لیا۔ فٹبال، ٹیبل ٹینس، بوری دوڑ۔ خدام نے مندرجہ ذیل ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ فٹ بال، رسہ کشی، والی بال، ٹیبل ٹینس۔ ان مقابلوں میں ہر ریجن سے ایک ایک منتخب ٹیم نے شرکت کی۔ کھیلوں کے یہ مقابلے سارا دن جاری رہے۔

اختتامی تقریب

آٹھ بجے رات اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوت مکرم احمد تیجان صاحب نے کی اس کے بعد ایک نوجوان Mr. Husein Acqwah نے حضرت مسیح موعودؑ کا اردو منظوم کلام 'خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے' پڑھا اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ مندرجہ ذیل پینل نے خدام کے مختلف سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اول، مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر ثانی، مولوی عنایت اللہ زاہد صاحب۔

تقسیم انعامات

سوال وجواب کے سلسلہ کے آخر پر تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ Upper West Region کو مجموعی طور پر کارکردگی کے لحاظ سے بہترین ریجن اور ان کے قائد کو بہترین ریجنل قائد قرار دیا گیا۔ محترم امیر صاحب نے از راہ شفقت فرمایا: Uppwr West Region کو ان کی اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر Upper Best Region کہا جاسکتا ہے۔

تقسیم انعامات کے آخر پر مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے اختتامی خطاب سے نوازا۔ آپ نے خطاب کا آغاز خدا کے فضل کے تذکرہ سے کیا۔ آپ نے بتایا کہ "Wa" میں اجتماع سے قبل پانچ دن سے مسلسل بارش ہو رہی تھی۔ واضح امکان تھا کہ ہمارا اجتماع بارش کی نذر ہو جائے، مگر خدا کا فضل ہمارے شامل حال رہا۔ اس نے ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور اجتماع کے دنوں میں بارش کا نام ونشان نہیں تھا۔ مطلع بالکل صاف تھا، دن خوب روشن رہا اور موسم خوشگوار۔

آپ نے اس قسم کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ بارش کا رکنا کوئی اتفاقی امر نہیں۔ ایسا ہماری تاریخ میں کئی بار ہوا کہ اللہ کی تقدیر نے بارش کو تھامے رکھا۔ جب چاہا بارش برسا دی۔ موسم پر اس کا مکمل کنٹرول رہا۔ جن دنوں میں لندن تھا ایک بار چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ملکہ ہالینڈ سے ملنے ہالینڈ جانا تھا۔ جب آپ ایئرپورٹ پہنچے تو یاد آیا کہ ایک اہم چیز مشن ہاؤس رہ گئی ہے۔ انہوں نے مشن میں ہمیں فون کیا کہ وہ چیز انہیں ایئرپورٹ پہنچائی جائے۔ جب فون آیا تو اس وقت جہاز پرواز کے لئے تیار تھا لیکن اچانک اعلان ہوا کہ موسم خراب ہے اس موسم میں جہاز اڑ نہیں سکتا۔ ہم نے وہ چیز تلاش کی اور لمبی مسافت کر کے ایئرپورٹ پہنچے۔ ہمیں انہیں تلاش کرتے ہوئے بھی خاصا وقت لگا۔ ہم نے چوہدری صاحب کو ان کی مطلوبہ چیز ہاتھ میں تھمائی۔ ہمیں اس تگ ودو میں قریباً تین گھنٹے لگے۔ لیکن ہم نے جونہی مطلوبہ چیز چوہدری صاحب کے ہاتھ میں تھمائی تو ادھر جہاز کی روانگی کے سلسلہ میں اعلان ہوا کہ اب موسم سازگار ہے اور جہاز اڑنے کے لئے تیار ہے۔ محترم چوہدری صاحب جب واپس تشریف لائے تو مسجد فضل لندن میں ایک خطبہ جمعہ کے دوران تفصیل سے یہ سارا واقعہ بیان فرمایا اور آخر پر فرمایا کہ ہم ہیں تو اللہ کے عاجز بندے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کبھی کبھی ساری کائنات کے نظام کو ان عاجز بندوں کے تابع کر دیتا ہے اور اس طرح کے معجزات دکھاتا ہے۔

مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے مزید فرمایا: ہماری ذیلی تنظیموں کا آغاز تو بڑا عاجزانہ ہوا مگر اب اللہ کے فضل سے مسلسل ترقی کر رہی ہیں۔ آپ لوگوں کا نظم وضبط اور اپنے کام میں لگن ہی ہے جو غیروں کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ اس ضمن میں آپ نے ایک مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: پچھلے دنوں غانا میں امریکہ کی سفیر (جو چند ہفتہ قبل منعقد ہونے والا ہمارا جلسہ سالانہ غانا دیکھ چکی تھیں) نے امریکہ سے آنے والے کانگریس کے ایک وفد کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ اس تقریب میں انہوں نے میرا تعارف کراتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ میں نے گزشتہ دنوں احمدیوں کا جلسہ سالانہ دیکھا وہاں چالیس ہزار افراد موجود تھے۔ لیکن اس کے باوجود ماحول ایسا پرسکون اور پرامن تھا کہ بلا مبالغہ

امیر و مبلغ انچارج غانا، خدام الاحمدیہ غانا کے سالانہ اجتماع کے موقع پر خطاب فرما رہے ہیں

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

KMAS TRAVEL
Service at your door step
☆...... کیا آپ موسم گرما میں پاکستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟
☆...... کیا آپ عین وقت پر پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں؟
☆...... کیا آپ نے اپنی نشست محفوظ کروالی ہے؟ اگر نہیں
تو اپنا پروگرام ترتیب دے کر آج ہی ہمیں فون کریں۔ بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں
ہماری ترقی کا راز — آپ کا پرخلوص تعاون
KMAS TRAVEL-DARMSTADT
Phono: 06150-866391 - 0170-5534658 - Fax: 06150-866394

بومی کاؤنٹی کے Lyeon Town لائبیریا (مغربی افریقہ) میں مسجد اور مشن ہاؤس کا افتتاح

نواحمدیوں نے مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا تمام کام وقار عمل کے ذریعہ انجام دیا

(جاوید اقبال لنگاہ ۔ مبلغ سلسلہ لائبیریا)

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پر بصیرت راہنمائی میں جماعت احمدیہ تمام عالم کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے اور دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر کے پاکیزہ جہاد میں مصروف ہے۔

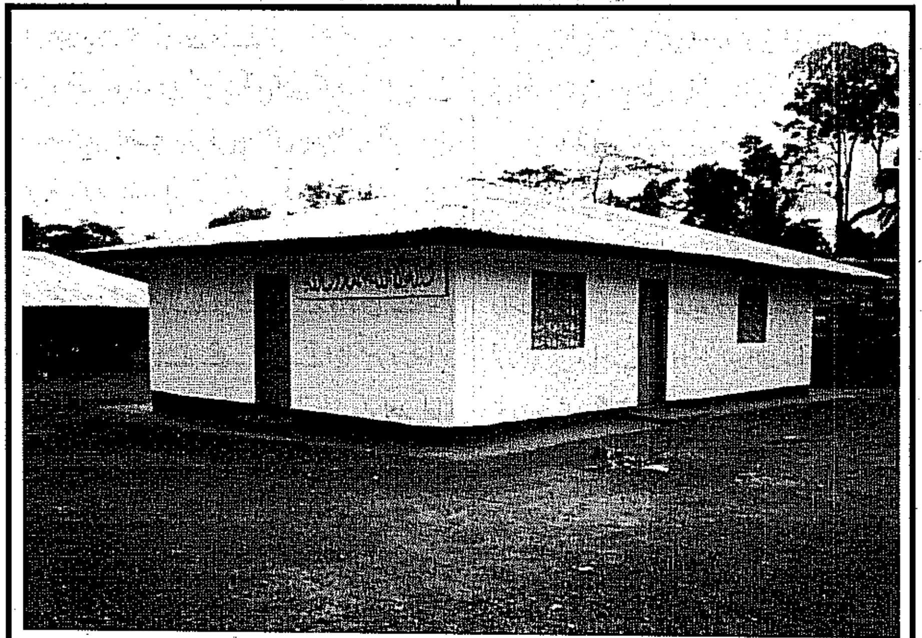

Bomi County کے Lyean Town میں نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ

جماعت احمدیہ لائبیریا کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے امسال ایک اور مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ مسجد اور مشن ہاؤس Bomi County کے Lyean Town میں تعمیر ہوئے ہیں۔

مسجد کا سنگِ بنیاد

مسجد کا سنگِ بنیاد ۲۳ر مارچ ۲۰۰۱ء بروز جمعۃ المبارک بعد از جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مکرم

مکرم محمد اکرم صاحب باجوہ امیر و مشنری انچارج لائبیریا افتتاح کے موقع پر تقریر فرمارہے ہیں

محمد اکرم صاحب باجوہ امیر و مشنری انچارج لائبیریا نے رکھا تھا۔ ۲ر نومبر ۲۰۰۱ء بروز جمعۃ المبارک آپ ہی نے اس کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد کو مکمل ہونے میں ۸ ماہ لگے۔ مسجد کی تعمیر کلیتًا وقار عمل کے ذریعے ہوئی جو یہاں قائم ہونے والی اس نئی جماعت نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی شاندار روایات کو زندہ رکھتے ہوئے کیا۔

افتتاحی تقریب سے ایک ہفتہ قبل بومی کاؤنٹی اور کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی اور دیگر علاقوں میں دعوتی خطوط کے ذریعہ عوام الناس اور سرکردہ افراد کو مدعو کیا گیا۔ نیز دو ریڈیو اسٹیشنز پر بذریعہ اعلان افتتاحی پروگرام سے عوام کو آگاہ کیا گیا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز ۲ر نومبر جمعۃ المبارک ۱۱ بجے صبح مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا گیا اور تعارف کرایا گیا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں مکرم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ اسلام اور بنی نوع انسان کے لئے خدمات کو موثر انداز میں پیش فرمایا۔ آپ نے مساجد کی تعمیر کی اہمیت اور فلسفہ بیان کیا اور باقاعدہ مسجد کے افتتاح کا اعلان کیا۔ نماز جمعہ مکرم امیر صاحب نے پڑھائی۔ بعد نماز جمعہ مکرم ناصر احمد یارٹے صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لائبیریا نے اسلام میں مالی قربانی کی اہمیت پر لیکچر دیا۔ لیکچر کے اختتام پر دُور دراز سے آئے ہوئے احباب نے مسجد کے لئے نقدی کی صورت میں چندہ دیا۔

اس نئی خوبصورت مسجد کی افتتاحی تقریب میں ۵۰ ٹاؤنز کے وفود کے علاوہ صدر ریپبلک آف لائبیریا کی اہلیہ الحاج فاطمہ ٹیلر صاحبہ اور علاقے کے ڈسٹرکٹ کمشنر نے بھی شرکت کی۔ ۵۰۰ سے زائد افراد اس بابرکت تقریب میں شامل ہوئے۔ الحاج فاطمہ ٹیلر نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ لائبیریا کی خدمات کو سراہا۔ خصوصاً مساجد کی تعمیر سے بہت متأثر ہوئیں اور فرمایا کہ احمدیہ جماعت مسلمانوں اور بنی نوع انسان کی خدمت کررہی ہے۔

ڈسٹرکٹ کمشنر نے اپنے تأثرات میں کہا کہ یہ مسجد میرے ڈسٹرکٹ میں تعمیر ہوئی ہے جو ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو مزید مساجد تعمیر کرنے کی توفیق دے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے سب وفود کو تربیتی نقطہ نظر سے چند نصائح کیں اور جماعتی نظام کو اپنے دلوں میں قائم کرنے کی تلقین کی اور پھر اختتامی دعا کرائی۔ بعد ازاں معزز مہمانوں کی خوش ذائقہ کھانے سے تواضع کی گئی جو کہ مقامی لجنہ نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا۔ اس موقع پر خدام الاحمدیہ منرودیا اور خدام الاحمدیہ LyeanTown کے مابین ایک دوستانہ فٹبال میچ بھی ہوا جو انتہائی دلچسپ مقابلے کے بعد خدام الاحمدیہ منرودیا نے صفر کے مقابلے میں ایک گول سے جیت لیا۔

مشن ہاؤس

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ لائبیریا کو اس علاقے میں نہ صرف مسجد بلکہ ایک نیا مشن ہاؤس بھی تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جہاں خاکسار کا تقرر بطور مبلغ سلسلہ کیا گیا ہے۔ یہ خوبصورت مشن ہاؤس مسجد کے دائیں جانب ۳۰ فٹ کے فاصلہ پر ہے۔ دو بیڈ رومز، کچن، برآمدہ اور باتھ روم پر مشتمل اس مشن ہاؤس کا سب کام بھی بذریعہ وقارِ عمل ہوا۔ مشن ہاؤس کا افتتاح مکرم امیر و مشنری انچارج لائبیریا نے ۲۳ر مارچ ۲۰۰۱ء کو بر موقع جلسہ یومِ مسیح موعودؑ کیا۔

اس پروگرام کی خبریں ملکی ریڈیو اسٹیشنز پر آئیں اور اخبار نیوز میں مسجد کی تصویر کے ساتھ شائع ہوئیں۔ عالمگیر جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نئی مسجد اور نیا مشن ہاؤس اس نئی قائم ہونے والی جماعت اور لائبیریا کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور جماعت احمدیہ لائبیریا کو مزید مساجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ ۱۶

کلیۃً محو کر دیا گیا اور اس کی بجائے میرزا (غلام احمد) (۱۸۳۹ء۔۱۹۰۸ء) کے زیر عنوان صرف یہ فقرہ لکھ دیا گیا ہے:

"مؤسّس مذهب الاحمديه أو "القادياني" مركزه في قاديان بالبنجاب"۔

اب ۱۹۵۶ء کے ایڈیشن کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں۔

الاحمديه: ۔مَذهبٌ دينى اَسَّسَه (۱۸۸۰ء) ميرزا غلام احمد قاديانى فى البنجاب. اَتباعه منتشرون خاصةً فى الهند (بنجاب واقليم بمباى) تَتَّفق عقائد الأحمديه مع الإسلام إلّا فى ثلاثة. (۱) طبعية المسيح وهو فى زعمهم لم يُصْلَب ولَكِنَّهُ مَاتَ فى الظاهر فقط و دُفِنَ فى قبر خرج منه بُعد ذٰلكَ وهاجَر الى كشمير لِيُعَلِّمَ الإنجيل ثم توفّى. (۲) دعوةُ المَهدى و وَظِيفتهُ الدَّعْوَة الى الإسلام ويتجسّد فيه المسيح والنَّبى فى وقت واحد. (۳) الجهاد القائم لا على السيف بل على الرّسائل السلمية"۔ (صفحہ ۸)

یعنی احمدیت ایک دینی جماعت ہے جس کی بنیاد ۱۸۸۰ء میں (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے پنجاب میں رکھی۔ اس کے پیروکار خاص طور پر ہندوستان میں پنجاب اور بمبئی کے علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ احمدیت کے عقائد اسلامی عقائد سے موافقت رکھتے ہیں سوائے تین امور کے۔ (۱) مسیح کی زندگی۔ ان کے نزدیک وہ صلیب پر نہیں مرے، انہیں ایک قبر میں رکھا گیا جہاں سے نکل کر بعد ازاں کشمیر کی طرف ہجرت کی تاکہ وہ انجیل کی تعلیم دیں پھر انہوں نے وفات پائی۔ (۲) مہدی کا دعویٰ اور یہ کہ ان کا کام لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا ہے اور وہ بیک وقت مسیح بھی ہیں اور نبی بھی۔ (۳) جہاد تلوار سے نہیں بلکہ امن کا پیغام دینے کے ذریعہ سے۔

کاروانِ احمدیت کی برق رفتاری اور دنیائے عیسائیت

خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نے ۱۹۵۱ء سے لے کر اب تک جو محیر العقول عالمی ترقیات حاصل کی ہیں ان کا تو یہ تقاضا تھا کہ مندرجہ بالا کتابوں کے نقوش ثانی میں احمدیت سے متعلق جدید معلومات کا اضافہ کیا جاتا مگر اس کے برعکس شائع شدہ مختصر اور ناتمام نوٹ بھی یکسر قلمزد کر دئے گئے۔ اس روشنی کے موجودہ زمانہ میں مسیحی شخصیات اور ان کے اداروں کی اس تاریک خیالی اور پر ظلمت ذہنیت نے ان کی علم نوازی اور تحقیق پسندی کے دعووں کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کاروانِ احمدیت کی روز بروز نہایت برق رفتاری سے عروج و ارتقا کی منازل کی طرف پیش قدمی سے دنیائے عیسائیت کس درجہ لرزہ براندام ہے!!

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کاخلاصہ پیش کیاجاتا ہے جودنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یاذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

سیرت حضرت مسیح موعودؑ

سال ۱۹۰۱ء کے پیش آمدہ احوال کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے چندروح پرور واقعات (مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب) ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ مارچ ۲۰۰۱ء کی زینت ہیں۔

☆ کتاب "اعجاز المسیح" کی تصنیف کے دوران ۱۵/فروری کو سکول کے طلبہ کاایک کرکٹ میچ تھا۔ حضورؑ کے ایک صاحبزادہ نے بچپن کی سادگی میں پوچھاکہ ابّا! آپ کرکٹ پر نہیں گئے۔ حضورؑ نے فرمایا: "وہ تو کھیل کرواپس آجائیں گے مگر مَیں وہ کرکٹ کھیل رہاہوں جو قیامت تک قائم رہے گا"۔

☆ ۲۵/فروری کو حضورؑ نے فرمایاکہ مَیں اس بات کے پیچھے لگاہوں کہ اپنی جماعت کے واسطے ایک خاص دعاکروں۔ دعا تو ہمیشہ کی جاتی ہے مگر ایک نہایت جوش کی دعاکرنا چاہتاہوں، جب اس کا موقع مل جائے۔

☆ حضرت اقدسؑ نے ۵/مارچ کو ایک اشتہار میں مخالف علماء کو صلح کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرمایا: "اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں ہے تو خود یہ تباہ ہو جائے گااور اگر خدا کی طرف سے ہے تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کر سکتااس لئے محض قلیل جماعت خیال کرکے تحقیر کے درپے رہنا طریق تقویٰ کے برخلاف ہے۔ یہی تو وقت ہے کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھلائیں ورنہ جب یہ احمدی فرقہ دنیامیں چند کروڑانسانوں میں پھیل جائے گااور ہرایک طبقہ کے انسان اور بعض ملوک بھی اس میں داخل ہو جائیں گے جیساکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے تو اس زمانہ میں تو یہ کینہ اور بغض خودبخودلوگوں کے دلوں سے دُور ہو جائے گا لیکن اس وقت کی مخالطت اور مدارات خدا کے لئے نہیں ہو گی"۔

☆ ۱۹۰۱ء میں ہی حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مخالف رشتہ داروں کی بذریعہ خط درخواست پر مقدمہ دیوار کے سلسلہ میں اُن کے خلاف ہرجانہ اور خرچہ کی ڈگری معاف فرمادی۔

☆ ۱۷/نومبر کو حضورؑ نے ترکوں کاذکر ہونے پر فرمایا: "اگرچہ ہمارے نزدیک اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ہی ہے اور ہمیں خواہ مخواہ ضروری نہیں کہ ترکوں کی تعریف کریں یا کسی اَور کی۔ مگر سچی اور حقیقی بات کے اظہار سے ہم رُک نہیں سکتے۔ ترکوں کے ذریعہ سے اسلام کو بہت بڑی قوت حاصل ہوئی ہے...... دنیا میں خدا تعالیٰ نے دو ہی گروہ رکھے ہوئے ہیں۔ ایک ترک اور دوسرے سادات۔ ترک ظاہری حکومت اور ریاست کے حقدار ہوئے اور سادات کو فقراور روحانی فیض کا مبدء قرار دیا۔ چنانچہ صوفیوں نے فقراور روحانی فیوض کا مبدء سادات ہی کو ٹھہرایاہے اور مَیں نے بھی اپنے کشوف میں ایسا ہی پایاہے"۔

☆ ۳۰/نومبر کو حضرت صاحبزادہ مرزابشیر احمد صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ مرزاشریف احمد صاحبؓ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضورؑ نے شکرانہ کے طور پر ایک دعوت کا انتظام کیا اور مساکین اور یتامیٰ کو کھاناکھلایااوردعائیہ نظم بھی کہی۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

۲۳/مارچ...... روایات کی روشنی میں

ماہنامہ "خالد" مارچ ۲۰۰۱ء میں ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء کے حوالہ سے روایات کی روشنی میں تحریر کیا جانے والا مکرم محمد محمود طاہر صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

۱۸۸۲ء میں حضرت مسیح موعودؑ کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا لیکن چونکہ بیعت لینے کا حکم نہ تھااس لئے بعض مخلصین کے اصرار کے باوجود آپؑ بیعت نہ لیتے تھے۔ ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش بھی ہوئی اور حضورؑ نے ایک اشتہار بھی شائع فرمایا جس کا عنوان تھا: "تکمیل تبلیغ و گزارش ضروری"۔ اس اشتہار میں حضورؑ نے دس شرائط بیعت تحریر فرمائیں۔

۴/مارچ ۱۸۸۹ء کو حضورؑ نے لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان سے ایک اشتہار جاری فرمایا جس میں بیعت کی اغراض و مقاصد بیان فرمائیں اور بیعت کے خواہشمند احباب کو ۲۰/مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ بہت سے عقیدت مند مقررہ دن لدھیانہ پہنچ گئے۔ بیعت اولیٰ کا آغاز ۲۳/مارچ کو حضرت صوفی صاحبؓ کے مکان پر ہوااور وہیں رجسٹر بیعت بھی تیار ہوا۔ حضورؑ ایک کمرہ میں بیٹھ گئے اور دروازہ پر حضرت شیخ حامد علی صاحبؓ کو مقرر فرمایاکہ جسے بلانے کا حضورؑ ارشاد فرمائیں، اُسے اندر بھیج دیں۔

حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ پہلے حضورؑ نے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کو بلوایا پھر میر عباس علی کو پھر میاں محمد حسین مراد آبادی خوشنویس کو اور چوتھے نمبر پر مجھ کو۔ چند آدمیوں کو نام لے کر بلوانے کے بعد حضورؑ نے حضرت شیخ صاحبؓ کو حکم دیاکہ اب خود ایک ایک آدمی کو اندر بھیجتے جاؤ۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی بیان فرماتے ہیں کہ حضورؑ تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقّت طاری ہو جاتی تھی اور بیعت کے بعد بہت لمبی دعا فرماتے تھے۔

حضرت میر عنایت علی صاحبؓ لدھیانوی کو پہلے روز نویں نمبر پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ بیعت کنندگان کا جو رجسٹر تیار کیا گیا، اُس کی پیشانی پر لکھا گیا "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت"۔

حضرت میاں رحیم بخش سنوریؓ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ہم سنور سے لدھیانہ پہنچے۔ وہاں بہت تلاش کے بعد پتہ چلاکہ منشی احمد جان صاحبؓ کے گھر ایک پنجابی آیا ہوا ہے۔ وہاں پہنچے تو حکم ہوا کہ بیٹھ جاؤ۔ پھر بیعت ہونے لگی۔ آخر ہوتے ہوتے میرا نمبر بھی آگیا۔ مَیں بھی اندر گیا اور مَیں نے سلام کیا۔ حضورؑ نے فرمایا: "کیا نام؟"۔ مَیں نے عرض کیا: حضور! رحیم بخش۔ فرمایا: سنوری۔ مَیں نے کہا: جی حضور۔ حضورؑ کے پاس ایک کاپی تھی جس پر حضورؑ اپنی قلم سے بیعت کرنے والوں کے نام نمبروار درج فرماتے تھے۔ مَیں نے اپنا نمبر دیکھا تو میرا نمبر ستائیسواں تھا۔ ...... بیعت کے بعد کھانا ہوا۔ اتفاق سے مَیں حضورؑ کے ساتھ ایک پہلو پر جا بیٹھا۔ حضورؑ اپنے برتن میں سے کھانا نکال کر میرے برتن میں ڈالتے جاتے تھے اور مَیں کھانا کھاتا جاتا تھا۔ گاہے حضورؑ بھی کوئی لقمہ نوش فرماتے تھے۔ کھانے کے بعد نماز کی تیاری ہوئی۔

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ اُس روز لدھیانہ میں موجود تھے لیکن آپؓ نے بیعت نہیں کی کیونکہ آپؓ کا منشاء قادیان کی مسجد مبارک میں بیعت کرنے کا تھا جسے حضورؑ نے منظور فرمایا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ بھی موجود تھے مگر انہوں نے بھی اُس وقت بیعت نہیں کی بلکہ کئی ماہ بعد بیعت کی سعادت پائی۔

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت مسیح موعودؑ گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی اہلیہ حضرت صغریٰ بیگم صاحبہؓ (بنت حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ) نے بیعت کی۔ حضور علیہ السلام کی حرم محترم امّ المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ ابتداء ہی سے حضورؑ کے سب دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے اپنے آپ کو بیعت میں سمجھتی تھیں اس لئے انہوں نے الگ بیعت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

حضرت مسیح موعودؑ کی طبابت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں: "مریضوں کی شفا یعنی جسمانی شفا کا تعلق بھی حضرت مسیحؑ کے ساتھ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شفا بخشی گئی۔ اور علم طب بھی تھا۔ آپؑ کی دعا کے علاوہ دواؤں سے بھی بہت لوگوں نے شفاپائی"۔ (ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۴۷)

ماہنامہ "خالد" مارچ ۲۰۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبابت کے بارہ میں مکرم خواجہ عبدالعظیم احمد صاحب کاایک مضمون شائع ہوا ہے۔

روایات کے مطابق علاقے کی گنوار عورتیں اپنے بچوں کو اٹھائے وقت بے وقت حضورؑ کے در پر پہنچتیں اور نہ صرف جسمانی بیماریوں کی دوا حاصل کرتیں بلکہ اپنی دیگر پریشانیاں بھی گھنٹوں بیان کرتیں اور حضورؑ نہایت وقاراور تحمل سے بیٹھے سنتے رہتے۔ زبان یا اشارہ سے بھی اپنے وقت کے ضائع ہونے کا نہ کہتے۔ ایک بار حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے عرض کیاکہ حضرت! یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ تو حضورؑ نے نہایت طمانیت سے فرمایاکہ یہ بھی ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں، یہاں کوئی ہسپتال نہیں، مَیں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگواکر رکھا کرتا ہوں ...... یہ بڑا ثواب کا کام ہے، مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے۔

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحبؓ کے دانت میں ایک بار شدید درد ہوا۔ حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ اور ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے بہت سی دوائیں لگائیں اور کھلائیں مگر آرام نہ آیا تو حضرت پیر صاحبؓ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؑ آپؓ کو دیکھ کر بے تاب ہوگئے اور صندوق کھول کر کونین کی شیشی نکالی، اپنے ہاتھ میں پانی ڈال کر جلدی جلدی گولی بنائی اور فرمایا "منہ کھولو"۔ اپنے ہاتھ سے کونین کی گولی منہ میں ڈال دی اور فرمایا: نگل جاؤ۔ پھر پانی کا گلاس اپنے دست مبارک سے بھر کر لائے اور پلایا۔ دو منٹ بعد ہی آرام آگیا۔

حضرت نعمانی صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ پھر جو ایک دفعہ درد ہوا اور مَیں نے کونین کھائی۔ کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ تب مَیں نے جاناکہ حضرت اقدسؑ کے دست مبارک کی تاثیر تھی۔

حضورؑ نے متعدد مواقع پر اپنے نسخوں کاذکر فرمایاہے۔ نیز ایسی بعض دواؤں کا بھی تذکرہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ یا القاء کرکے آپؑ کو بتائیں۔ ذیابیطس کی سخت تکلیف میں آپؑ کو خیال آیاکہ شہد میں کیوڑہ ملاکر پئیں تو آپؑ کو بہت فائدہ ہوا۔ ایک بار خواب میں دیکھاکہ حضرت مولوی محمد احسن امروہی صاحبؓ نے کھانسی کے علاج کے لئے جائفل اور ایک گانٹھ سپاری یا سونٹھ کی پیش کی ہے۔ چنانچہ یہ علاج کیاگیاتو بہت فائدہ ہوا۔

مرزا نظام الدین صاحب اگرچہ حضورؑ کے اشد مخالف تھے لیکن ایک بار حضورؑ کو اطلاع ملی کہ اُن کے دماغ پر بخار سے اثر ہو گیا ہے۔ حضورؑ فوراً تشریف لے گئے اور ایک مرغ ذبح کراکے اُن کے سر پر باندھا جس سے فائدہ ہو گیا۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ کو چھ ماہ پرانی شدید کھانسی کے مرض کے علاج کے طور پر حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے ملٹھی، بادام، الائچی اور منقّی کی گولیاں بنا کردیں جن سے اللہ تعالیٰ نے شفاعطافرمادی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
18/03/2002 – 24/03/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 18th March 2002

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.50 Children's Corner: Kudak No.9
01.05 Children's Corner: Hikaynate Shereen Short stories in Urdu language
01.20 Q/A Session : With Hazoor - Rec.07.05.95 With English Speaking Friends
02.30 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme from The book 'Alhaq Mubassa Ludhiana' Written by the Promised Messiah
03.10 Urdu Class: Lesson No. 377 Rec.08.05.98
04.30 Learning Chinese: Lesson No.252 With Usman Chou Sb.
05.00 Rencontre avec les Francophones. Rec. on 11.03.02.
06.15 Liqa Ma'al Arab: With Hazoor Session No.37 – Rec.27.04.95 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.30 Chinese Programme: With Usman Chou Sb. Islam Among Other Religions
07.55 Learning Chinese: Lesson No.252
08.35 Q/A Session ®
09.45 Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz from F/S of Rec.23.02.1983
10.15 Indonesian Service: Various Programmes In Indonesian Language
11.15 Safar Hum Nay Kiya: A visit to Gabrall Utrooat, Pakistan Commentator Saleem-ud-Din Sb.
12.05 Tilaawat, Dars-e Malfoozat, News
13.00 Urdu Class: No.377 ®
14.15 Bangla Shomprochar: Various Items
15.15 Recontre Avec Les Francophones: Rec.11.03.02
16.20 Children's Corner: Kudak No.9 ®
16.40 French Service: Various Items in French
17.40 German Service: Various Items in German
18.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.37 ®
19.45 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.50 Q/A Session: Rec.07.05.95®
21.50 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22.30 Rencontre Avec Les Francophones ®
23.30 Safar Hum Nay Kiyaa ®

Tuesday 19th March 2002

00.05 Tilaawat, Dars ul Hadith, News
00.55 Children's Corner: Let's Learn Salaat Part 5 By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
01.30 Tabarukaat:Speech by Mau. Abdul M.Khan Sb On the occasion Jalsa Salana Rabwah 1970
02.30 Medical Matters.: A discussion by Dr Ahsaan Ul Haq on the topic of Diabetes
03:15 Around The Globe: NASA connect & the night sky. Part 1. A documentary about an international space station & methods of observing the night sky.
04.15 Lajna Magazine: Programme No.36 Presented by Lajna Imaillah, Pakistan
05.00 Bengali Muaalqaat: Rec.12.03.02
06.20 Liqaa Ma'al Arab: With Hazoor Session No.38 Rec.09.05.1995
07.30 MTA Sports: Annual Kabaddi tournament held in April 2001 Lahore vs Sarghodha Organised Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya – Pakistan
08.20 MTA Travel: 'Trip along the River Thames' Part 1
08:40 Dars ul Quran: Rec:29.01. 1996
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 Medical Matters: ®
12.05 Tilaawat, Darse Hadith, News
13.00 English Mulaaqaat: With Hazoor Rec.12.06.94
14.05 Bengali Shomprochar: Various Items
15.10 German Mulaaqaat: Rec.06.03.02
16.20 Children's Corner: Let's Learn Salat No.5®
16.45 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.30 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35 Tabarukaat: ®
21.25 Around the Globe: MTA USA ®
22.25 From the Archives: F/S by Hazoor Rec.26.04.1996
23.30 MTA Travel: ®

Wednesday 20th March 2002

00.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00 Children's Corner: Guldasta – No.19
01.30 Q/A Session: With Urdu Speaking Guests
02.40 Hamari Kaenat: Host Sayyed Tahir Ahmad
03.15 Urdu Class: Lesson No.378
04.30 MTA Travel: Documentary about a drive Along the Amalfi Coast Italy.
05.00 Atfal Mulaaqaat: Rec.15.03.2000
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Rec.03.05.95 – No.40
07.30 Swahili Programme: Discussion on Seerat-un-Nabi (saw)
08.35 Q/A Session With Urdu Speaking Friends ®
09.40 Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed Topic: "Islamic etiquette"
10.20 Indonesian Service: Various Items
11.30 MTA Travel: ®
12.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.378®
14.00 Bengali Shomprochar: Various Items
15.10 Atfaal Mulaaqaat: ®
16.05 Children's Corner: Guldasta No.19 Presentation MTA Pakistan
16.30 French Service: Mulaqat – Rec.10.04.2000
17.40 German Service: Various Items in German
18.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.40®
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35 Q/A Session With Urdu Speaking Guests ®
21.35 Hamari Kaenat: Plants & their role in life ®
22.00 Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed®
22.35 Atfaal Mulaaqaat: Rec.15.03.00 ®
23.30 MTA Travel: ®

Thursday 21ST March 2002

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau items
01.25 Q/A Session: Rec.30.08.96 With German Speaking Friends. Held in Neufahrn, Munich, Germany
02.30 MTA Lifestyle: Perahan – how to sew
03.00 MTA Lifestyle: Al Maa'idah
03.20 Canadian Horizons: Children's Class No.11 Presented by Naseem Mehdi Sahib
04.30 Computers for Everyone: Programme No.7 A series of informative lectures about computers and how they function.
05.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.244 Rec:05.05.98
06.15 Liqaa Ma'al Arab: No.41 – Rec.04.05.1995
07.25 Sindhi Service: Rec.21.02.97
08.30 Q/A Session: with German speaking friends®
09.40 A lecture by Mau. Laiq A.Tahir Sb. On Hadhrat Masih Maud (AS) views about the Reflection of Human Rights
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 MTA Travel: A travel documentary showing The cities of Barcelona & Madrid in Northern Spain. Produced by MTA International
11.40 Al Maidah ®
12.05 Tilawat, Dars e Malfoozaat, News
12.50 Q/A Session: Hazoor answers letters in Urdu Sent from around the world.
13.50 Bangla Shomprochar F/S Rec.03.05.96
14.55 Tarjumatul Quran: Class No.244 Rec.05.05.98
16.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau items ®
16.25 MTA France: Various items in French
17.30 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40 Q/A Session: ®
21.45 MTA Lifestyle: Perahan ®
22.20 MTA Lifestyle: Al Maa'idah ®
22.35 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.244 ®
23.40 MTA Travel : ®

Friday 22ND March 2002

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class Lesson No.8, Produced by MTA Pakistan
01.30 Majlis e Irfan: Q/A session with Huzoor Rec: 15.03.2002
02.35 MTA Sports: Annual Kabadde tournement Held in April 2001 - Pakistan Hydrabad Vs Karachi
03.15 Around the Globe: Nasa connect & the night Sky series part 2 – MTA USA
04.25 Seerat un Nabi (saw): Programme No.35 Host: Saud Ahmad Khan Sb.
05.00 Homeopathy Class: Lesson No.68 Rec: 07.03.95
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.42 Rec.11.05.1995
07.30 Siraiki translation of F/S Rec: 20.02.98
08.40 Majlis Irfaan: Rec.15.03.2002®
09.45 Roshni ka Safar: A talk with new converts Produced by MTA Pakistan
10.15 Indonesian Service: ®
11.15 Safar Hum Nay Kiyaa: Visit to Malum Juba
12.05 Tilawat, Dars e Malfoozat, News
13.00 Friday Sermon – LIVE Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bengali Mulaaqaat: Rec.12.03.02
15.05 Friday Sermon: Rec.22.03.02 ®
16.10 Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
16.30 French Service: Various Items
17.30 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab:No.42 ®
19.35 Arabic Service: Various Items
20.35 Majlis e Irfaan: Rec.15.03.02 ®
21.40 Friday Sermon ®
22.40 Homeopathy Class: Lesson No.68 ®

Saturday 23th March 2002

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01.00 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Programme No.7
01.25 Question & Answer Session: Rec.13.08.95
02.35 Kehkashaan: An Urdu language discussion Topic: " Kindness to Parents" Host: Meer Anjum Parveez
03.05 Urdu Class: With Hazoor
04.15 Learning Language: Learning French With Naveed Marty Sb: Lesson No.9
04.45 German Mulaaqaat: With Huzoor Rec: 13.03.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: with Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec:17.05.95 – Session No.43
07.15 Urdu Speech: by Abdul Sami Khan Sb. ' Life of the Promised Messiah'
08.00 Mauritian Service: Various Items in French
08.50 Dars ul Qur'an: Lesson No.7 Rec.29.01.1996
10.25 Indonesian Service: Various Items
11.25 Discussion programme on ' Masih Maud (AS) Day' presented by Naseer Ahmad Qamar
12.05 Tilaawat, News.
12.50 Urdu Class: Lesson No.379 ®
14.15 Bangla Shomprochar: Various Items
15.15 Children's Class: With Huzoor (New) Rec:23.03.02
16.20 Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
16.55 French Service: Various Items
17.40 German Service: Various Items
18.55 Liqaa Ma'al Arab: Session No.43
19.55 Arabic Service: Various Items
20.30 Q/A Session: Rec.13.08.95
21.30 Children's Class: Rec: 23.03.02 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30 German Mulaaqaat: Rec.13/03/02®
23.30 Handicrafts Exhibition 2001

Sunday 24th March 2002

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00 Children's Class: With Huzoor – Rec.20.01.01 Part 2
01.30 Q/A Session: With Huzoor & Urdu speakers Rec.06.05.94
02.30 Discussion: An introduction to the books of Hadhrat Khalifatul Masih I (RA) – Part 4 Presentation MTA Pakistan
03.15 Friday Sermon: Rec.22.03.2002
04.15 Learning Language: Urdu Asbaaq with Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.7
05.00 Lajna Mulaaqaat: With Huzoor Rec: 17.03.02
06.05 Liqaa Ma'al Arab: With Hazoor Session No.45 Rec.18.05.95
07.30 Spanish Service: of F/S delivered by Huzoor on 20.02.98 - With Spanish Translation
08.45 Moshaa'irah: An evening with Ch. Muhammad Ali Sb. Presentation MTA Pakistan
09.45 Taarikh-e-Ahmadiyyat: Quiz prog. No.10 On the History of the Ahmadiyyat Jama'at By Majlis-e-Khuddamul Ahmadiyya
10.15 Indonesian Service:
11.15 MTA Travel: A Visit to San Francisco
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis e Irfaan: Rec.15.03.02 ®
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.00 Lajna Mulaaqaat: Rec.17.03.02 ®
16.00 Children's Class: With Hazoor Rec.20.03.02®
16.35 Friday Sermon: ®
17.30 German Service: Various Items
18.30 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.40 Arabic Service: Various Items.
20.30 Q/A Session: with Hazoor®
21.30 Moshaa'irah (R)
22.30 Lajna Mulaaqaat: Rec.17.03.02 ®
23.30 MTA Travel: A documentary about a Visit to Sanfransico ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 Friday, March 22, 2002 Issue No. 12

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

تحریک احمدیت بیسویں صدی کے مسیحی سکالرز کی نظر میں

اول :نیویارک ، شکاگو، لندن اور ٹورنٹو سے ۱۹۵۱ء میں انسائیکلو پیڈیا بریٹینیکا (Encyclopaedia Britannic)کا بارہواں ایڈیشن شائع ہوا جس کے صفحہ ۱۱۷-۷۱۲ پر زیر لفظ اسلام (Islam) درج ذیل نوٹ سپرد قرطاس کیا گیا جو تازہ ایڈیشن سے خارج ہو چکا ہے:

"Recent Developments

In modern times the most important sectarian developments have been those of Wahhabis (q.v), the Babis (see Babiism), and the Ahmadiyya. The last of these movements was started by Mirza Ghulam Ahmad, who, in 1879, began to preach in the village of Qadian in the province of the Punjab,India. He calimed to be not only the promised Mahdi but also the promised Messiah-personages generally held to be distinct in ordinary Muslim theology. Another modification he introduced into Islamic doctrine had reference to the death of Jesus; the commonly-accepted belief maintains that Jesus was taken by God alive into heaven, while a phantom was crucified in his place; in opposition to this he declared that Jesus was actually crucified, but was taken down from the cross while still alive by his disciples, was healed of his wounds and afterward made his way into Kashmir, where he finally died, his tomb being still in existence in the city of Srinagar. Having thus removed the ground for any expectation of the second coming of Jesus from heaven to earth, he explained that he himself was the Messiah, not as being an incarnation of Jesus (for he rejected the doctrine of transmigration), but as having come in the likeness of Jesus-being Jesus for this generation just as john the Baptist was Elijah,because he came in the spirit and power of Elijah.

In proof that he had come in the spirit and power of Jesus, Mirza Ghulam Ahmad adduced the likeness of his own character and personality to that of Jesus,his gentleness of spirit, the peaceful character of his teaching, his miracles and the appropriateness of his teaching to the need of the age. In hormony with his pacific claim, he expounded the doctrine of Jihad (Usually interpreted as meaning war against unbelievers) as a striving after righteousness. Mirza Ghulam Ahmad died in 1908, and a few years after his death his followers split into two parties, one having its headquarter in Qadian and the other in Lahore. Both these sections of the community succeeded in enlisting the services of devoted, self-secrificing men, **who are unceasingly active as propagandists, controversialists and pamphleteers. They control an extensive missionary activity, not only in India, West Africa, Mauritius and Java (where their efforts are mainly directed towards persuading their co-religionists to join the Ahmadiyya sect), but also in Berlin,Chicago and London. Their missionaries have devoted special efforts to winning European converts and have achieved a considerable measure of success. In their literature they give such a presentation of Islam as thay consider calculated to attract persons who have received an education on modern lines,and thus not only attract non-Muslims, and rebut that attacks made on Islam by Christian controversialists, but win back to the faith Muslims who have come under agnostic or rationalist influences.**

اس نوٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

”موجودہ زمانہ میں اسلام کے اندر نہایت اہم تحریکات رونما ہوئی ہیں۔یعنی وہابی تحریک، بابی تحریک اور تحریک احمدیت۔

مؤخرالذکر تحریک کی بنیاد (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ہاتھوں ڈالی گئی۔ آپ نے سال ۱۸۷۹ء میں قادیان سے جو کہ ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں ہے، دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ آپ نہ صرف مہدی معہود ہیں بلکہ مسیح موعود بھی ہیں۔ لیکن عام مسلمانوں کے نزدیک یہ دو الگ الگ شخصیتیں شمار کی جاتی ہیں۔

دوسرا وسطی طریق جو انہوں نے ایک اسلامی مسئلہ میں اختیار کیا وہ وفات مسیح کا مسئلہ تھا۔ عام اعتقاد تو یہ ہے کہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) کو خداتعالیٰ آسمان پر اٹھا کر لے گیا اور آپ کی بجائے ایک دوسرے موہوم شخص کو صلیب دیا گیا لیکن اس کے برعکس (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے یہ امر واضح کیا کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) کو واقعی صلیب پر تو چڑھایا گیا تھا لیکن آپ کے حواریوں نے آپ کو زندہ صلیب سے اتار لیا تھا اور بعد میں آپ کے زخم مندمل ہوگئے تو آپ صحت یاب ہو کر کشمیر چلے گئے۔ وہیں بالآخر آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا مقبرہ اب تک سرینگر میں موجود ہے۔ یہ ہے وہ طریق جس سے آپ نے یسوع کے آسمان سے دوبارہ زمین پر آنے کی امید کو باطل قرار دیا۔ اور یہ واضح کیا کہ وہ خود ہی مسیح ہیں۔ آپ نے چونکہ مسئلہ تناسخ کا رڈ کیا اس لئے آپ کے دعویٰ سے یہ مراد نہیں کہ آپ یسوع کے اوتار ہیں۔ بلکہ آپ نے خود کو مثیل مسیح قرار دیا۔ بالکل اسی طرح جیسے کہ یوحنا اصطباغی دراصل ایلیا تھا۔ کیونکہ یوحنا ایلیا کی روحانی قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ آیا تھا۔ اس بات کے ثبوت کے لئے کہ آپ مسیح کی روحانیت اور طاقت لے کر آئے ہیں۔ آپ نے اپنے اخلاق اور شخصیت کو مسیح کا مماثل قرار دیا یعنی مسیح کے حلم، بردباری اور اس کی پرامن تعلیمات اور معجزات کے ثبوت کے لئے اپنی شخصیت کو پیش کیا اور اس کے علاوہ اس بات پر بھی زور دیا کہ ضروریات زمانہ کا اقتضاء ہے کہ اس قسم کی تعلیم کی اشاعت کی جائے۔

عوام کے خیال میں جہاد بالعموم کفار سے جنگ کے مترادف ہے لیکن آپ نے اپنے پرامن دعویٰ کے مطابق مسئلہ جہاد کی یہ تعریف کی کہ دراصل جہاد نیکیوں کے لئے جدوجہد کا نام ہے۔

آپ ۱۹۰۸ء میں وفات پاگئے۔ آپ کی وفات کے چند سال بعد آپ کے ماننے والے دو گروہوں میں منقسم ہوگئے۔ جن میں سے ایک کا مرکز قادیان ہے اور دوسرے کا مرکز لاہور ہے۔ احمدیہ جماعت کے یہ دونوں گروہ نہایت مخلص اور ایثار پیشہ لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرنے میں کامیاب رہے۔ یہ لوگ اشتہارات، رسائل اور مناظرات کے ذریعہ مسلسل اشاعت کا کام کر رہے ہیں۔ ان کا ایک وسیع تبلیغی نظام ہے۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ مغربی افریقہ، ماریشس اور جاوا میں بھی (جہاں ان کی کوششیں بالخصوص اس غرض کے لئے وقف ہیں کہ ان کے ہم مذہب لوگ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو جائیں)۔ اس کے علاوہ برلن، شکاگو اور لندن میں بھی ان کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔ ان کے مبلغین نے خاص جدوجہد کی ہے کہ یورپ کے لوگ اسلام قبول کریں۔ اور اس میں انہیں معتد بہ کامیابی بھی ہوئی ہے۔ ان کے لٹریچر میں اسلام کو اس شکل میں پیش کیا جاتا ہے کہ جو نو تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے باعث کشش ہے اور اس طریق پر نہ صرف غیر مسلم ہی ان کی طرف کھنچے آتے ہیں بلکہ ان مسلمانوں کے لئے بھی یہ تعلیمات کشش کا باعث ہیں جو مذہب سے بیگانہ ہیں یا عقلیات کی رَو میں بہ گئے ہیں۔ ان کے مبلغین ان حملوں کا دفاع کرتے ہیں جو عیسائی مناظرین نے اسلام پر کئے ہیں۔

(ترجمہ ازمحقق عیسائیت شیخ عبدالقادر صاحبؒ
مطبوعہ الفضل (لاہور) ۲۲/دسمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۳)

دوم: ”المنجد فی الادب والعلوم“ مشرقی اور مغربی دنیا کی عظیم شخصیات کے حالات پر مشتمل ایک علمی و ادبی شاہکار ہے جو ایک عیسائی محقق جناب فردینان توتل کی زبردست علمی کاوش کا نتیجہ ہے۔ جماعت احمدیہ سے متعلق درج ذیل گرانقدر نوٹ بیروت سے چھپنے والی اس کتاب کے ۱۹۵۶ء کے ایڈیشن میں شائع شدہ ہے جس کو افسوس ۱۹۸۶ء کے ایڈیشن سے

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔